

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ بِبَدْرٍ وَأَنْتُمْ أَذِلَّةٌ

ہفت روزہ  
دردِ فانیان

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دائمی مرکز فادیان کا تبلیغی، تعلیمی اور تربیتی ترجمان!

Regd. No. P. GDP-3

Registered with the Registrar of News Papers for India at No. R. N 61 57

Phone No. 35



شہید مبارک حضرت الحاج مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ

مضامین ہفت روزہ

مضامین ہفت روزہ: 1. اسلام اور سائنس 2. اسلام اور فلسفہ 3. اسلام اور تاریخ 4. اسلام اور معاشرہ 5. اسلام اور سیاست 6. اسلام اور اقتصاد 7. اسلام اور تعلیم 8. اسلام اور صحافت 9. اسلام اور فنون 10. اسلام اور طبیعت 11. اسلام اور اخلاق 12. اسلام اور عبادت 13. اسلام اور تہذیب 14. اسلام اور تمدن 15. اسلام اور انسانیت 16. اسلام اور کائنات 17. اسلام اور اللہ 18. اسلام اور نبی 19. اسلام اور رسول 20. اسلام اور امت 21. اسلام اور جنت 22. اسلام اور جہنم 23. اسلام اور قیامت 24. اسلام اور حساب 25. اسلام اور جزا 26. اسلام اور نجات 27. اسلام اور سعادت 28. اسلام اور شقاوت 29. اسلام اور عقاب 30. اسلام اور ثواب 31. اسلام اور عذاب 32. اسلام اور عفو 33. اسلام اور مغفرت 34. اسلام اور رحمت 35. اسلام اور کرم 36. اسلام اور جلال 37. اسلام اور جبروت 38. اسلام اور کبریا 39. اسلام اور عظمت 40. اسلام اور شہادت 41. اسلام اور شہداء 42. اسلام اور شہداء کی فضیلت 43. اسلام اور شہداء کی درجات 44. اسلام اور شہداء کی اجر و ثواب 45. اسلام اور شہداء کی عذاب و جزا 46. اسلام اور شہداء کی عفو و مغفرت 47. اسلام اور شہداء کی رحمت و کرم 48. اسلام اور شہداء کی جلال و جبروت 49. اسلام اور شہداء کی کبریا و عظمت 50. اسلام اور شہداء کی شہادت و شہداء کی شہداء

ادارہ اشرفیہ  
ایڈیٹر: خورشید احمد اور  
ذہب جاوید اقبال انٹرنیٹ



اداریہ

ایک عظیم الشان نشانِ صداقت

ہفت روزہ کلمہ نادیاں

مصلح موعودؑ

بابائے:

۲۶ ربیع الثانی ۱۲۰۳ھ

بمطابق

۱۰ مئی ۱۹۸۳ء

۱۰ فروری ۱۹۸۳ء

جلد : ۳۲ شماره : ۶

شرح حدیث

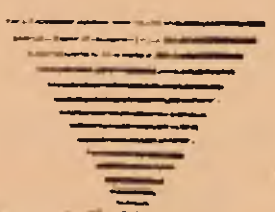
سالانہ ————— ۲۶ روپے  
 ششماہی ————— ۱۳ روپے  
 مالک غیر بذریعہ بھری ڈاک ————— ۷۵ روپے  
 فی پوچہ ————— ۶۰ پیسے  
 اشاعت خصوصی ————— ۲۵-۱ روپے

انبیاء احمدیہ

قادیاں ، تبلیغ (فروری)۔ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مورخ ۱۱/۶ کو ربوہ سے تشریف لانے والے جہانان کرام کی زبانی ملتے والی تازہ ترین اطلاع منظر ہے کہ "حضور کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔" الحمد للہ

اجاب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی ، ورازی عمر اور مقاصد عالیہ میں فائز المرامی کے لئے ررو دل سے دعائیں جاری رکھیں۔  
 قادیاں : ۷ تبلیغ (فروری)۔ محترم حاجزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ و بچکان ہنوز دہلی میں ہی قیام فرما ہیں۔ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں آپ سب کا حافظ و ناصر رہے اور بخیر دعائیت مرکز سلسلہ میں واپس لائے۔ ۱۰ مئی۔

★ مقامی طور پر جملہ درویشان کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔  
 الحمد للہ



جب سے یہ دنیائے آب و گل معرض وجود میں آئی ہے ، موت و حیات کا سلسلہ جاری ہے ، آفتِ مشرق سے طلوع ہونے والی ہر صبح جہاں اپنے ماں میں زندگی کے ان گنت نئے شکونے لے کر آتی ہے وہاں دن ڈھلے تک کتنی ہی روحیں اپنی زندگی کے دن پورے کر کے موت کی آغوش میں سما جاتی ہیں۔ وقت کا یہیم گردش کرتا ہوا پہنچا جانے والوں کی محبوب یاد کو یا تو رفتہ رفتہ بالکل محو کر دیتا ہے اور یا پھر ان کی داستانِ حیات عہدِ ماضی کا ایک ایسا قصہ رہ جاتی ہے جس میں آنے والوں کے لئے دلچسپی کا کوئی سامان نہیں ہوتا۔ اس کے برعکس ان ہی انسانوں میں معدودے چند ایسے ممتاز اور نادر روزگار وجود بھی ہوتے ہیں جو گلِ نرس کی طرح صدیوں ہی میں نہیں بلکہ ہزاروں سالوں میں ایک بار شاخِ ہستی پر نمودار ہو کر چین انسانیت کو زینت بخشتے اور اپنی بھینی بھینی عطر بیز خوشبو سے تمام نسلِ انسانی کو مسطر کر دیتے ہیں۔

سیدنا حضرت محمود المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقدس و مبارک وجود بھی لاریب ایسی ہی نابغہ روزگار جلیل القدر ہستیوں میں سے ایک تھا۔ جو مذاہبِ عالم کی صدیوں پر محیط کتب تواریخ اور مختلف صحیف سنادی میں موجود بے شمار آسمانی بشارات کی روشنی میں ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو آفتابِ عالم تاب کی مانند آفتِ روحانیت پر طلوع ہوا۔ اور عالمِ انسانیت کو اپنی ضیاء پاشیوں سے مسلسل ۷۷ سال تک بقیۃ نوری بنا کر ۸ نومبر ۱۹۶۵ء کو اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف واپس اٹھایا گیا۔

قطع نظر ان تمام پیش خبریوں کے جو اس جلیل القدر پسر موعود کی ولادت باسعادت اور اس کے مہتمم بالشان کارہائے نمایاں سے متعلق ہزاروں سال پہلے سے مذاہبِ عالم کے مقدس صحیفوں میں موجود ہیں یا جو خبر صادق حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور امتِ مسلمہ کے بہت سے بزرگان و ائمہ سلف اپنے اپنے وقت میں کمال وضاحت کے ساتھ بیان فرمائی ہیں ، آئیے ہم صرف اس پر شوکتِ آسمانی بشارت پر ایک سرسری نظر ڈالیں جو خود مقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو بذریعہ اشتہار شائع فرمائی اور جس کا کھل تین ہم کبدا کا کی اسی اشاعت کے ص ۱ پر درج کر رہے ہیں۔

پیشگوئی مصلح موعود کی اس پر شوکتِ الہامی عبارت کا غیر جانبدارانہ مطالعہ کرنے کے بعد ہر صاحب بصیرت اور خدا ترس قاری کے ذہن میں اس امکانی سوال کا ابھرنا لازمی امر ہے کہ اگر فی الواقع یہ انفاذِ خدائی بشارت والہام پر مبنی نہیں تو کیا پچاس سال سے متجاور عمر کا ایک عام دنیا دار انسان جس کی اپنی زندگی چاروں طرف سے دشمنوں کے زور میں گھری ہوئی ہونے کی وجہ سے ہر وقت خطرات سے دوچار ہو ، پورے وقت کے ساتھ یہ دعویٰ ہی کر سکتا ہے کہ وہ اور اس کی شریکِ حیات دونوں اس وقت تک زندہ رہیں گے جب تک کہ ان کے دل موعود فرزند تو لہ نہیں ہوتا۔ پھر پیشگوئی محض ایک بیٹے کی ولادت سے تعلق نہیں رکھتی بلکہ اس میں ایک ایسے متصف بصفات حسد ذی شان فرزند جلیل کی خبر دی گئی ہے جس نے نہ صرف اپنے مخصوص دائرہ کار میں بلکہ تمام دنیا میں شہرت و عروجِ دوام حاصل کرنا تھا۔

تھوڑی دیر کے لئے باور بھی کر لیا جائے کہ بیٹا تو ہر کس و نا کس کے گھر میں پیدا ہوتا اور ہو سکتا ہے۔ مگر کیا کوئی باپ محض اپنے قیافوں کی بناء پر یہ دعویٰ بھی کر سکتا ہے کہ اس کا ہونے والا بیٹا ہر قسم کی آفاتِ ارضی و سماوی اور امراضِ مہلکہ سے محفوظ رہتے ہوئے نہ صرف زندہ رہے گا بلکہ لمبی عمر پائے گا۔ اور اس میں قدرت کی طرف سے وہ تمام اعلیٰ صلاحیتیں و دلچیت کی جائیں گی جو انسان کی علمی اور روحانی نشو و نما کا سبب بنتی ہیں۔ پھر یہی نہیں کہ اس فرزند موعود کی خداداد استعدادیں کسی بھی رنگ میں بروئے کار آئیں گی بلکہ خدا تعالیٰ اس کی ان استعدادوں کو ایک مخصوص پنج پر گامزن کر کے نہ صرف اس فرزند موعود کو اپنے باپ کا حقیقی جانشین اور حسن و احسان میں اس کا نظیر بنا دے گا۔ بلکہ اپنے فضل و درمست قدرت سے وہ تمام ضروری اسباب بھی مہیا کر کے گا جو اسے اپنی خداداد صلاحیتوں کو صحیح طور سے بروئے کار لانے میں ممد ہو کر اسے شہرت و عروجِ دوام سے ہم کنار کریں گے۔ !!

ان تمام اہم جزئیات کے ساتھ اس عظیم الشان آسمانی بشارت کا مطالعہ کرنے کے بعد آئیے ! اس کی غیر معمولی عظمت و اہمیت کے آئینہ دار اس پہلو کا بھی جائزہ لیں کہ پیشگوئی کی اشاعت کے مابعد معاندین اسلام اپنی عادت کے مطابق اس نشانِ رحمت کو بھی تمسخر و استہزاء کا نشانہ بنانے کے لئے اٹھ کھڑے ہوتے ہیں ، جس کے جواب میں سیدنا حضرت اقدس مسیح پاک علیہ السلام ۲۳ مارچ ۱۸۹۶ء کے اشتہار میں تحریر فرماتے ہیں کہ :-

"یہ صرف پیشگوئی ہی نہیں بلکہ ایک عظیم الشان نشانِ آسمانی ہے جس کو خدائے کریم جل شانہ نے ہمارے نبی کریم روف و رحیم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت و عظمت ظاہر کرنے کے لئے ظاہر فرمایا ہے۔" (تبلیغ رسالت جلد اول ص ۱۷)

مخالفین کی ہرزہ سرائیوں کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ کی رحمت کس رنگ میں جوش میں آئی اور مقربین بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو عطا ہونے والی یہ مہتمم بالشان آسمانی بشارات وقت مقررہ پر کس درجہ صفائی اور کمال آب و تاب کے ساتھ پوری ہوئیں۔ ؟ اس مقام پر پہنچنے کے بعد ہر خدا ترس قاری یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ کون باپ ہے جو اپنے ہونے والے بیٹے کی نسبت ایسا عظیم الشان دعویٰ کر کے اس دعویٰ کو اس سمیع و بصیر اور قادر و توانا خدا کی طرف منسوب کرنے کی جرأت کر سکتا ہے جس کی نگاہ ہر انسان کے اعمال اور نیتوں کا محاسبہ کئے ہوئے ہے۔ بلاشبہ اس کی ذات و الاصفات کی نسبت یہ گواہ کرنا بھی گناہِ عظیم ہے۔ کہ وہ خود باللہ اپنی مخلوق کو گمراہی میں مبتلا کرنے کے لئے ایک مفتری کے منہ سے نکلی ہوئی ایک ایک بات کو من و عن پورا کر دکھائے۔ اور اسے اپنے علم غیب کے ایسے مخفی و مخفی اسرار سے آگاہ کر دے جن کی نسبت خود وہ اپنے مقدس کلام میں واضح طور سے یہ فرما چکا ہے کہ عَالِمُ الْغَيْبِ ذَلَّ يَطْهَرُ عَلَى غَيْبِهِ أَحَدًا إِلَّا مَنْ ارْتَضَى مِنْ رَسُولٍ (سورۃ جن ع) یعنی علم غیب صرف میری ذات سے مخصوص ہے۔ اور میں اپنے غیب پر بجز برگزیدہ رسولوں کے کسی کو مطلع نہیں کرتا۔ پس ثابت ہوا کہ عظیم الشان پیشگوئی کسی انسانی ذہن کی پیداوار نہیں بلکہ فی الحقیقت یہ اسی عالم الغیب خدا کا کلام ہے جو ہر دور میں اپنے برگزیدہ مامورین کی صداقت کے اظہار کے لئے اس نوع کے مہتمم بالشان آسمانی نشانات ظاہر فرماتا رہا ہے۔ اور اہل نظر کے لئے یہی ایک دلیل مقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دعویٰ کی صداقت کو پرکھنے کے لئے کافی و شافی ثبوت مہیا کرتی ہے۔ عارف دل کو کھولنا۔ عجز کی حاجت نہیں بلکہ نشان کافی ہے کہ دل میں ہونے کو بکار



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
(الہام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

# قدرت رحمت اور قربت الہی کا مارل مہتمم بالشان آسمانی نشان

## پیشگوئی مصلح موعود کی بر شوکت الہامی عبارت

اول ۱۸۸۶ء میں بمقام ہرشیار پور چالیس روزہ گوشہ نشینی اور اعزاز و تمغہ عطا کرنے کی تیاریوں میں تشریف لائے تھے۔ ان کے ساتھ علیہ السلام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو جن پر شوکت الہامی الفاظ میں ایک مہتمم بہ صفات حسنہ، ذی شان و بزرگوں کا پیشگوئی فرمائی تھی۔ وہ تاریخ احمدیت میں "پیشگوئی مصلح موعود" کے نام سے موسوم ہے۔ ذیل میں اس مہتمم بالشان آسمانی بشارت کا مکمل متن ہدیہ تارکین کیا جاتا ہے۔ (اداسہ)

"بِاِہَامِ اللّٰهِ التَّعَالٰی وَاَعْلَامِہٖ عَزَّوَجَلَّ۔ خُدا نے رحیم و کریم بزرگ و بزر نے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے جل شانہ، وعز اسمہ مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تعزیرات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایہ قبولیت جگہ دی اور تیرے سفر کو (جو ہرشیار پور اور کدیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر تجھ پر سلام۔ خدانے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پائیں۔ اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں اور تادین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔ اور تاحق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے اور تارکین لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں۔ اور تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفیٰ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے۔ اور مخرجوں کی راہ ظاہر ہو جائے۔ سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی شخص سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا۔ جو بھروسہ و تکیا کا تمہارا مہمان آتا ہے۔ اس کا نام عثمان بن عفان اور بشیر بھی ہے اس کو مقدس روح دی گئی ہے۔ اور وہ جس سے پاک ہے۔ وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔ اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحب بر شوکت اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو ہمیں یوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمہ اللہ ہے۔ کیونکہ خدا کی رحمت وغیور نے اسے اپنے کلمہ تمہیں سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حیم۔ اور علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائے گا۔ اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا (اس کے معنی سمجھ میں نہیں آئے) دو شنبہ ہے مبارک دو شنبہ۔ فرزند دل بند گرامی ارجمند مظهر الاول وَالْآخِرِ مَظْہَرُ الْحَقِّ وَالسَّلَامِ كَمَا نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور، جس کو خدانے اپنی رضا مندی کے عطر سے مسح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے۔ اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور سیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور تو میں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ وَكَانَ أَمْرًا مَّقْضِيًّا۔"

(اشتبہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء مشمولہ آخر آئینہ کمالات اسلام" طبع اول)



ہاں خدا و قہار خدا کی قسم کہ اگر قہار کے میں سے میرے لئے کوئی شکر ہوگا

خدا تعالیٰ میرے لئے میرے لئے اللہ تعالیٰ کی ایک شکر ہوگا

میرے لئے والہ قیامت تک میرے شکر میں پر غالب رہیں گے

پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق ہونے سے متعلق شریعت اللہ تعالیٰ کے احکامات اور اہل لائق سے پریشانی

①

مورخہ ۱۲ مارچ ۱۹۲۲ء کو بمقام لاہور منعقدہ جلسہ مصلح موعود میں سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح اثنی عشری رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ:-  
”آج میں اس جلسہ میں اس واحد و قہار خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میری قسم کھانا اللہ تعالیٰ کا کام ہے اور جس پر اقرار کرنے والا اس کے خدا سے کبھی نہیں سکتا کہ خدا نے مجھے کسی شہر لاہور میں پیدا کیا اور یہ شہر لاہور صاحب ایلو و کیسٹ کے مکان میں پیدا ہوا ہے کہ میں ہی پریشانی مصلح موعود کا مصداق ہوں اور میں ہی وہ مصلح موعود ہوں جس کے ذریعہ اسلام دنیا کے گوشوں تک پہنچے گا۔ اور تمہید دینا میں قائم ہوگی“  
(الفضل مصلح موعود نمبر ۱۸ فروری ۱۹۵۸ء)

②

اسی جلسہ میں حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی افتتاحی تقریر میں اہل لاہور کو مخاطب کر کے فرمایا:-  
”اے اہل لاہور! میں تم کو خدا کا پیغام پہنچاتا ہوں۔ میں تمہیں اس ازلی ابدی خدا کی طرف بلاتا ہوں جس نے تم سب کو پیدا کیا۔ تم مت سمجھو کہ اس وقت میں بول رہا ہوں۔ اس وقت میں نہیں بول رہا، بلکہ خدا میری زبان سے بول رہا ہے۔ میرے سامنے وہیں اسلام کے خلاف جو شخص بھی اپنی آواز بلند کرے گا اس کی آواز کو دبا دیا جائے گا۔ جو شخص میرے مقابلہ میں کھڑا ہو گا وہ ذلیل کیا جائے گا، وہ رسوا کیا جائے گا، وہ تباہ و برباد کیا جائے گا۔ اگر خدا بڑی عزت کے ساتھ میرے ذریعہ اسلام کی ترقی اور اس کی تائید کیلئے ایک عظیم الشان بنیاد قائم کر دیگا جس میں ایک انسان ہوں، میں آج بھی مر سکتا ہوں اور کل بھی مر سکتا ہوں۔ لیکن یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ میں اس مقصد میں ناکام رہوں جس کے لئے خدا نے مجھے کھڑا کیا ہے۔ میں بھی سنو اٹھاڑہ سال کا ہی تھا کہ خدا نے مجھے خبر دی کہ اِنَّ الْاِنْسَانَ اَتَّبَعُوْكَ فَوْفَ الْاٰدِنِمْ لِقَدْرٍ وَّ اِلٰی یَوْمِ الْاٰقِبَاتِ۔ اے مجھو! میں اپنی ذات ہی کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یقیناً جو تیرے متبع ہوں گے وہ قیامت تک تیرے شکر میں پر غالب رہیں گے۔ یہ خدا کا وعدہ ہے جو اس نے میرے ساتھ کیا ہے۔ میں ایک انسان ہونے کی حیثیت سے یہ شکر و حمد بھی زندہ نہ رہوں مگر یہ وعدہ بھی غلط نہیں ہو سکتا جو خدا نے میرے ساتھ کیا کہ وہ میرے ذریعہ سے امت مسلمہ کی ایک شکر بنیاد قائم کرے گا۔ اور میرے ماننے والے قیامت تک میرے شکر میں پر غالب رہیں گے۔ اگر دنیا کسی وقت دیکھ لے کہ اسلام منسوب ہو گیا۔ اگر دنیا کسی وقت دیکھ لے کہ میرے ماننے والوں پر میرے انکار کرنے والے غالب آئے تو یہ شکر تم سمجھ لو کہ میں ایک مغتری تھا۔ لیکن اگر یہ خبر سنی تو تم نور سوچ لو، تمہارا کیا انجام ہو گا، کہ تم نے خدا کی آواز میری زبان سے سنی اور پھر بھی اسے قبول نہ کیا۔“

(الفضل مصلح موعود نمبر ۱۸ فروری ۱۹۵۸ء)



# ۱۲ مارچ ۱۹۱۲ء

## خلافتِ ثانیہ کا قیام اور سیدنا حضرت مولانا محمد امجد علی خاں صاحب

ماخوذ از سیرت فضیلہ جلد اولہ تصنیف لطیف سیدنا حضرت مولانا محمد امجد علی خاں صاحب

..... ۱۲ مارچ ۱۹۱۲ء بروز ہفتہ  
 قاریان میں حاضر الوقت احمدی اجاب عمر کی نماز کے بعد انتخابِ خلافت کے لئے مسجد نور میں جمع ہوئے۔ قریب دو ہزار کا مجمع تھا۔ سب سے پہلے نواب محمد علی خان صاحب نے حضرت خلیفہ اولؒ کی وصیت پڑھ کر سنائی۔ جس میں جماعت کو ایک ہاتھ پر جمع ہوجانے کی نصیحت تھی۔ مولانا سید محمد اسحاق صاحب امر وہی نے جو جماعت کے بڑے بزرگوں میں سے تھے، کمر سے ہو کر تقریر کی۔ اور خلافت کی ضرورت و اہمیت بنا کر تجویز کی کہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے بعد سیرتِ راشدہ میں حضرت مرزا بشیر الدین محمود صاحب کے ہاتھ پر جمع ہونا چاہیے۔ کہ وہی ہرزنگ میں اس مقام کے اہل اور قابل ہیں۔ اس پر سب طرف سے ہاں حقارت میں صاحب! حضرت میاں صاحب کی آوازیں اٹھنے لگیں۔ اور سارے مجمع نے بالاتفاق اور بالامرار کہا کہ ہم اس تجویز کو بدل و جان قبول کرتے ہیں اس وقت مولوی محمد علی صاحب اور ان کے بعض رفقاء بھی موجود تھے۔ مولوی محمد علی صاحب نے مولوی محمد حسن صاحب کی تقریر کے بعد کچھ کہنا چاہا۔ اور اپنے دونوں ہاتھ اوپر اٹھا کر لوگوں کی توجہ کو اپنی طرف کھینچنے کی کوشش کی۔

اسی اثناء میں دوسری طرف سید میر محمد شاہ صاحب کھڑے ہو گئے۔ دونوں کچھ کہنا چاہتے تھے کہ وہ پہلے اپنا عندیہ بیان کریں۔ اور مولوی صاحب، اپنے خیالات پہلے بیان چاہتے تھے۔ ان دونوں بزرگوں میں کچھ دیر تک باہم رد و کد ہوتی رہی۔ سید صاحب مرحوم مولوی صاحب سے اور مولوی صاحب سید صاحب سے صبر اور انتظار کرنے کی درخواستیں کرتے رہے۔ وہ کہتے تھے، پہلے کچھ کہہ لینے دیں۔ اور وہ فرماتے تھے، عرض کر لینے دیں۔ غرض اس طرح ایک جنادل کی صورت بن گئی۔ اس پر شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی رضی اللہ عنہ نے جرات کی۔ اور عرض کیا کہ ان جھگڑوں میں یہ قیمتی وقت ضائع نہیں ہونا چاہیے۔ ہمارے آقا حضرت صاحبزادہ صاحب ہماری بیعت قبول

فرمادیں۔ اس پر حاضرین مجلس بلا توقف بے اختیار لبیک لبیک کہتے ہوئے حضرت صاحبزادہ صاحب کی طرف بڑھے۔

یہ نظارہ اور لوگوں کا جوش کسی دیکھنے والے کو مجھول نہ سکتا تھا۔ لوگ چاروں طرف سے بیعت کے لئے ٹوٹے پڑتے تھے۔ اور یوں نظر آتا تھا کہ خدائی فرشتے لوگوں کے دونوں کو پکڑ پکڑ کر منشار ایزدی کی طرف کھینچ لارہے ہیں۔ اس وقت شوق کا یہ عالم تھا کہ لوگ ایک دوسرے پر گرت پڑتے تھے۔ چاروں طرف سے آواز آتی رہی تھی کہ حضور! ہماری بیعت قبول کریں۔ حضرت مرزا بشیر الدین محمد احمد صاحب نے چند لمحات کے تامل کے بعد جس میں ایک عجیب قسم کا نام اٹھ کر تھا، فرمایا مجھے تو بیعت کے الفاظ بھی یاد نہیں۔ اس پر مولوی سید سرور شاہ صاحب نے کہا میں بیعت کے الفاظ بولتا جاتا ہوں۔ آپ ان کو دہراتے ہوئے لوگوں کی بیعت لینا قبول کریں۔

غرض جب حاضر الوقت لوگوں کا اصرار بڑھا تو آپ نے پوری ذمہ داری محسوس کرتے ہوئے اپنا ہاتھ بیعت لینے کے لئے بڑھایا اور بیعت شروع ہو گئی۔ الفاظ بیعت کا سننا تھا کہ ایک تختہ مجلس پر ایک ستارہ چھایا۔ جو لوگ قریب نہیں پہنچ سکے تھے انہوں نے اپنی پگڑیاں پھیلا کر یا ایک دوسرے کی پیٹھوں پر ہاتھ رکھ کر بیعت کے الفاظ دہرائے۔ اور اس طرح خدا کے مسیح کی یہ پیش خبری مکرر بڑی شان کے ساتھ پوری ہوئی کہ "میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا منظر ہوں گے"

بیعت کے بعد لمبی دعا ہوئی۔ پھر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمد احمد خلیفہ المسیح الثانی ابید اللہ تعالیٰ بصرہ العزیز نے ایک

روح پرور اور سکینت بخش تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا:-

"دوستو! میرا یقین اور کامل یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے۔ اور اس کا کوئی شریک نہیں۔ میرے پیارو! پھر میرا یقین ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں۔ میرا یقین ہے کہ آپ کے بعد کوئی شخص نہیں آسکتا جو آپ کو دی ہوئی شریعت میں سے ایک شے بھی منسوخ کر سکے۔ میرے پیارو! میرا وہ محبوب آقا سید الانبیاء! ایسی عظیم الشان شان رکھتا ہے کہ ایک شخص اس کی غلامی میں داخل ہو کر کامل اتباع اور وفاداری کے بعد نبیوں کا رتبہ حاصل کر سکتا ہے۔ یہ سچ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی شان اور عزت ہے کہ آپ کی سچی غلامی میں ہی پیدا ہو سکتا ہے یہ میرا ایمان ہے اور پورے یقین سے کہتا ہوں۔ پھر میرا یقین ہے کہ قرآن مجید وہ پیاری کتاب ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی ہے۔ اور وہ خاتم الکتاب اور خاتم شریعت ہے۔ پھر میرا یقین کامل ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام دنیا ہی تھے جس کی خبر مسلم میں ہے اور وہی امام تھے جس کی خبر بخاری میں ہے۔ پھر میں کہتا ہوں کہ شریعت اسلامی میں کوئی حد مندرج نہیں ہو سکتا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اعمال کی اقتداء کرو۔ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائوں اور کامل تربیت کا نمونہ تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دوسرا جو اجتماع ہوا وہ خلافتِ منتہی راشدہ کا سلسلہ ہے خوب غور سے دیکھ لو اور تاریخ اسلام میں پڑھو تو کہ جو ترقی اسلام کی خلفائے راشدین کے زمانہ میں ہوئی، جب وہ خلافتِ محض لوہیت کے رنگ میں تبدیل ہو گئی تو گھٹی گئی۔ یہاں تک کہ اب جو اسلام اور اہل اسلام کی حالت ہے تم دیکھتے ہو۔ پھر اس سوال کے بعد اللہ تعالیٰ نے اس

منہاج نبوت پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دعویٰ کو ماننے بھیجا اور ان کی وفات کے بعد وہی سلسلہ خلافتِ راشدہ کا چلا۔ حضرت خلیفۃ المسیح مولانا نور الدین صاحب ان کا درجہ اعلیٰ علیین میں ہو۔ اللہ تعالیٰ کو روڑوں کروڑوں رحمتیں اور برکتیں ان پر نازل کرے۔ جس طرح پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی محبت ان کے دل میں بھری ہوئی اور ان کے رگ و ریشہ میں جاری تھی۔ جنت میں بھی اللہ تعالیٰ انہیں پالک وجودوں اور پیادوں کے قریب میں رکھے گا۔ اس سلسلہ کے پہلے خلیفے اور ہم سب نے اسی عقیدہ کے ساتھ ان کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ پس جب یہ سلسلہ چلتا رہے گا، اسلام مادی اور روحانی طور پر ترقی کرتا رہے۔۔۔۔۔

میں نہیں سچ کہتا ہوں کہ میرے دل میں ایک خوف ہے اور اپنے وجود کو بہت ہی کمزور پاتا ہوں۔ حدیث میں آیا ہے کہ تم اپنے غلام کو وہ کام مت بتاؤ جو وہ کر نہیں سکتا۔ تم نے اس وقت مجھے غلام بنا نا چاہا ہے تو وہ کام مجھے نہ بتانا جو میں نہ کر سکوں۔ میں جانتا ہوں کہ میں کمزور اور گنہگار ہوں، میں کس طرح دعویٰ کر سکتا ہوں کہ دنیا کی مدینیت کر سکوں گا۔ اور حق اور راستی کو چھینلا سکوں گا۔ تم تجھ سے ہیں اور اس قسم کے دشمنوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم اور مغرب بزرگوں پر ہماری امیدیں بے انتہا ہیں۔ تم نے یہ وجود مجھ پر رکھا ہے تو سنو! اس ذمہ داری سے عہدہ برا ہونے کے لئے میری مدد کرو۔ اور وہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ نے فضل اور توفیق چاہا۔ اور اللہ تعالیٰ کی رضا اور فرمانبرداری میں میری اطاعت کرو۔ میں انسان ہوں اور کمزور انسان۔ مجھ سے کمزور یا زیاد ہوں گی تو تم چٹم پوشی کرنا تم سے غلبہاں ہوں گی تو میں خدا تعالیٰ کو حاضر ناظر سمجھ کر عہد کرتا ہوں کہ میں چٹم پوشی اور درگزر کروں گا۔ اور میرا اور تم سب متحدہ کام اس سلسلہ کی ترقی اور اس سلسلہ کی غرض و غایت کو عملی رنگ میں پیدا کرنا ہے۔ پس اگر تم نے میرے ساتھ ایک تعلق پیدا کیا ہے اس کو دنا داری نہ پورا کرو۔ تم مجھ سے اور میں تم سے چٹم پوشی خدا کے فضل سے کرتا ہوں گا۔

لے آئینہ صداقت منہا، خلافتِ ثانیہ کا قیام ۲۶۔



تمہیں امر بالمعروف میں نیری اطاعت اور فرمانبرداری کرنی ہوگی۔۔۔۔۔ لاں میں پھر کہتا ہے اور پھر کہتا ہوں کہ امر معروف میں میری خلاف ورزی نہ کرنا۔ اگر اطاعت اور فرمانبرداری سے کام لوگے اور اس عہد کو مضبوط کروگے تو یاد رکھو اللہ تعالیٰ کا فضل ہماری دستگیری کرے گا۔ اور ہماری متحدہ دعائیں کامیاب ہوں گی۔۔۔۔۔ جس کام کو مسیح موعودؑ نے جاری کیا تھا اپنے موقع پر وہ امانت میرے سپرد ہوئی ہے۔ پس دعائیں کرو۔ اور تعلقات بڑھاؤ اور قادیان آنے کی کوشش کرو اور بار بار آؤ۔ میں نے حضرت مسیح موعودؑ علیہ السلام سے سنا ہے اور بار بار بار سنا ہے کہ جو یہاں بار بار نہیں آتا اندیشہ ہے کہ اس کے ایمان میں نقص ہو۔ اسلام کا پھیلانا ہمارا پہلا کام ہے۔ مل کر کوشش کرو تاکہ اللہ تعالیٰ کے احسانوں اور فضلوں کی بارش ہو۔ میں پھر تمہیں کہتا ہوں، پھر کہتا ہوں اور پھر کہتا ہوں ۱۰ اب جو تم نے بیعت کی ہے اور میرے ساتھ آیت علی حضرت مسیح موعودؑ کے بعد قائم کیا ہے، اس تعلق میں دفاعی کا نمونہ دکھاؤ اور مجھے اپنی دعاؤں میں یاد رکھو۔ میں ضرور تمہیں یاد رکھوں گا۔ لاں یاد رکھتا بھی رہا ہوں۔ کوئی دعا میں نے آج تک ایسی نہیں کی جس میں میں نے سید کے افراد کے لئے دعا نہ کی ہو۔ مگر اب آگے سے بھی زیادہ یاد رکھوں گا۔ مجھے کبھی پہلے بھی دعا کے لئے کوئی ایسا جوش نہیں آیا جس میں احمدی قوم کے لئے دعا نہ کی ہو۔ پھر سنو کہ کوئی کام ایسا نہ کرو جو اللہ تعالیٰ کے عہد شکن کیا کرتے ہیں۔ ہماری دعائیں یہی ہوں کہ ہم مسلمان چئیں اور مسلمان مریں۔ آمین۔۔۔۔۔"

دعا اور تقریر کے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے تعلیم الاسلام مائے سکول کے شمالی میدان میں قریب اڑھائی ہزار اشکبار مخلصین جماعت کے ساتھ حضرت خلیفۃ اولی رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور پھر آپ کی معیت میں حضرت خلیفۃ اولی رضی اللہ عنہ کی نعش مبارک کو لے کر ہشتی مقبرہ

کی طرف روانہ ہوئے۔ اور وہاں پہنچ کر اس مبارک دعوے کو ہزاروں دعاؤں کے ساتھ اس کے محبوب، آقا کے پہلو میں دفن کیا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے وہاں کے ساتھ جماعت احمدیہ کی تاریخ کا ایک اور زریں باب بند ہوا۔ اور ایک اور زریں باب کھلا۔ اگرچہ مذہبی قوموں کی زندگی میں بھی عظیم مخلص رہنا بہت بڑا کردار ادا کرتے ہیں اور قومی تاریخ کے اوراق پر اپنی عظمت کے انمٹ نقوش ثبت کر جاتے ہیں۔ لیکن قومیں ان کی زندگی سے زندگی تو پاتی ہیں، ان کے مرجانے سے مر نہیں جاتیں۔ بلکہ ایک عرب شاعر کے اس لازوال شعر کے مصداق ایک کے بعد دوسرا عظیم سردار ان کے جھنڈے کو مضبوط ہاتھوں میں تھامے ہوئے ان کی رہنمائی کے لئے آگے ہی آگے بڑھتا چلا جاتا ہے۔ زندہ قوموں کی کیسی سچی اور پاکیزہ تصویر اس شعر میں کھینچی گئی ہے کہ

اذا سیدنا منا خلا قام سیدنا  
تؤول لما قال الکرام فعول  
یعنی جب ہم میں سے ایک سردار گزر جاتا ہے تو اس کی جگہ ویسا ہی ایک دوسرا اٹھ کھڑا ہوتا ہے۔ قوم کے صاحب اکرام بزرگوں نے جو اچھی باتیں کہی تھیں، وہ ویسی ہی اچھی باتیں بڑی کثرت سے کہتا ہے۔ اور گفتار کا غازی نہیں بنتا بلکہ کردار کا بھی غازی ہوتا ہے۔ جماعت احمدیہ کی تاریخ کا ہر باب جو ایک دور پر بند ہوتا اور ایک نئے دور پر کھلتا ہے، اس شعر کی صداقت پر تہمتیں ثبت کرنا چلا جاتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے بڑے مشکل مقام پر قدم رکھا تھا۔ لیکن اپنی کمزور صحت، دکھتے بدن اور بڑھاپے کے موعواروں کے باوجود بڑی جوانمردی، ہمت، استقلال اور غیر منزل توکل کے ساتھ خلافت مسیح موعودؑ کی عظیم ذمہ داریوں کو نبایا۔ فنون کی آندھیاں چلیں، آپ کے پائے ثبات کو ایک ڈرامی لغزش بھی نہ دے سکیں۔ اور خلافت احمدیہ کی جو عظیم امانت اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کے سپرد کی گئی تھی اس کے تقدس پر آپ نے آج نہ آنے دی۔ آپ کے وصال پر آج ساٹھ برس گزر چکے ہیں۔ لیکن آج بھی احمدیت کے بلند و بالا گنبدوں سے آپ کے ان پر شوکت الفاظ کی بازگشت سنائی دیتی ہے کہ

خلیفہ بنانا انسان کا کام نہیں۔ یہ خدا تعالیٰ کا اپنا کام ہے۔

خدا تعالیٰ کے بنائے ہوئے خلیفہ کو کوئی طاقت معزول نہیں کر سکتی۔

جہاں تیسرا وہ شخص بڑا کہتا ہے کہ ہم نے خلیفہ بنایا۔

مجھے تم میں سے کسی کا خوف نہیں اور بالکل نہیں، ہاں میں صرف خدا ہی کا خوف رکھتا ہوں۔

اگر کوئی کہے کہ انجن نے خلیفہ بنایا ہے تو وہ جھوٹا ہے۔ اس قسم کے خیالات ہلاکت کی حد تک پہنچاتے ہیں، تم ان سے بچو۔ پھر سن لو کہ مجھے نہ کسی انسان نے نہ کسی انجن نے خلیفہ بنایا ہے اور نہ میں کسی انجن کو اس قابل سمجھتا ہوں کہ وہ خلیفہ بنا سکے۔

مجھ کو نہ کسی انجن نے (خلیفہ) بنایا ہے اور نہ میں اس کے بنانے کی قدر کرتا ہوں۔ اور اس کے چھوڑ دینے پر تم کو کچھ نہیں۔ اور نہ اب کسی میں طاقت ہے کہ وہ اس خلافت کی ردا کو مجھ سے چھین لے۔

یہ اعتراض کرنا کہ خلافت حقدار کو نہیں پہنچی، رانسیوں کا عقیدہ ہے، اس سے تو یہ کہو۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے آگے سے جن کو خدا رکھا

خلیفہ بنایا۔ جو اس کی مخالفت سے وہ جھوٹا اور فاسق ہے۔

خلافت کیسری کی دکان کا سروا وار نہیں۔ تم اس بیکٹے سے کچھ فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ میں جب مر جاؤں گا تو پھر وہی کھڑا ہوگا جس کو خدا چاہے گا۔ اور خدا اس کو آپ کھڑا کر دے گا۔

مجھے خدا نے خلیفہ بنا دیا ہے اور نہ اب تمہارے کہنے سے معزول ہو سکتا ہوں اور نہ کسی میں طاقت ہے کہ وہ معزول کئے اور تیاہ نور دو گے تو یاد رکھو میرے پاس ایسے خالد بن ولید ہیں جو تمہیں مرتدوں کی طرح سزا دیں گے۔

وہ خالد کون تھا جس کی تیغ بڑاں خلافت احمدیہ کے دائیں اور بائیں اور آگے اور پیچھے شہب آسمانی کی طرح چمکتی اور ہر شیطان مارد کو دھتکار رہی تھی۔ یہ وہی ایاز نور تھا جو بعد میں تاریخ احمدیت کے اونی پر محمود بن کربلا اور بادشاہوں تک مستند خلافت پر جلوہ افروز رہا۔

(سوانح فضل موعود جلد اول صفحہ ۳۳ تا ۳۴)

## سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام

# اکت مشر روپا!

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد الخلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے ۱۹۱۹ء میں جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسہ کے موقع پر ایک سارے معارف تقریر ارشاد فرمائی جس میں حضورؐ نے فرمایا:۔

"ان بشارتوں میں سے ایک یہ ہے کہ میں نے دیکھا کہ میں بیت اللہ میں بیٹھا تھا کہ حالت میں دعا کر رہا ہوں کہ الہی میرا انجام ایسا ہو جیسا کہ حضرت ابراہیمؑ کا ہوا۔ پھر جوش میں آ کر کھڑا ہو گیا ہوں اور یہی دعا کر رہا ہوں کہ دروازہ سلامت سے اور میرے مگر ان کا عین صاحب اس میں کھڑے روشنی کر رہے ہیں۔ انہی عین کے معنی یہی خدا نے سنائی۔ اور ابراہیمؑ انجام سے مراد حضرت ابراہیم علیہ السلام کا انجام ہے کہ ان کے فوت ہونے پر خدا تعالیٰ نے حضرت اسماعیلؑ اور حضرت اسماعیلؑ دو قائم مقام کھڑے کر دیے۔ یہ ایک طرح کی بشارت ہے جس سے آپ لوگوں کو خوش ہو جانا چاہیے۔"

(عرفان الہی صفحہ ۱۹)

یہ مبشر روپا حضرت حافظ مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث رحمۃ اللہ تعالیٰ اور حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ذریعہ لفظ بہ لفظ پورا ہوا۔ فالحمدا للہ علی ذلک۔

مکرم مولوی حمید الدین صاحب مبلغ سلسلہ حیدرآباد۔



# سیدنا حضرت محمد مصباح موعودؑ کی کارنامے

از محترم مولانا شریفی صاحب احمد صاحب امین فاضل ناظر امداد صاحب قادریان

سیدنا حضرت مزا بشیر الدین محمود صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلیفہ ثانی اور آپ کی پیش رو اولاد میں سے پیشگوئی مصلح موعود کے مصداق تھے۔ "مصلح موعود" کے لفظ کے اندر یہ پیشگوئی مستور تھی کہ وہ جماعت کے لوگوں کی صحیح رنگ میں تربیت کریگا۔ اندرونی اور بیرونی فتنوں کا قلع قمع کرے گا۔ اور نظام جماعت کو مضبوط کرے گا۔ چنانچہ ۱۹۱۴ء میں جب حضرت سیدنا فضل عمرؒ تحت خلافت پر متمکن ہوئے تو حضورؐ نے غیر سابقین کے فتنہ کا بڑی اولاد العزمی سے مقابلہ کیا جماعت کو مقابلاً حقیقہ پر کارزن فرمایا۔ اور نظام خلافت کو مستحکم کر کے منصب خلافت کا صحیح احترام و لوں میں قائم فرمایا۔

**تنظیم کارنامے**  
سیدنا حضرت فضل عمرؒ کی ہدایا کے مطابق جماعت کے نظم و نسق میں تبدیلیاں ہوئیں۔ جماعتی کاموں کو بہترین رنگ میں سر انجام دینے کے لئے نظارتوں کا قیام عمل میں آیا۔ اور جماعتی تنازعات کو حل کرنے کے لئے نظارت دارالافتاء کا اجراء ہوا۔ اور ۱۹۲۲ء سے سالانہ مجلس مشاورت شروع ہوئی تاکہ احباب جماعت کے مشورہ سے کام ہوں۔ کیونکہ حدیث نبوی صلی علیہ وسلم میں آیا ہے، لا خلافت الا بالمشورۃ کہ نظام خلافت کے لئے جماعتی مشورہ کی ضرورت اور اس کی خاص اہمیت ہے۔

**تربیتی مجالس کا قیام**  
کوئی جماعت زندہ اور فعال نہیں کہلا سکتی جب تک اس جماعت کے افراد مرد و زن کی صحیح رنگ میں تعلیم و تربیت کا انتظام نہ ہو۔ اور ان میں نوری روح نہ چھوگی جائے۔ سیدنا حضرت فضل عمرؒ نے افراد جماعت کی تربیت و اصلاح اور روحانی ترقی کے لئے ان کو مختلف مجالس میں تقسیم کر دیا۔ چالیس سال سے زائد عمر کے افراد کے لئے مجلس انصار اللہ قائم فرمائی۔ بچوں اور چالیس سال کے اندر کے افراد کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ و مجلس اطفال الاحمدیہ قائم فرمائی۔ منسوبات کی تربیت کے لئے لجنہ امداد اللہ کا قیام عمل میں آیا۔ ان مجالس کا قیام حضرت مصلح موعودؑ کا ایک شاندار تنظیمی کارنامہ ہے جس کے خوشگن نتائج اور شیریں ثمرات عجایب اور دنیا دیکھ رہی ہے۔

## جماعتی ذیلی تنظیموں کی اہمیت

حضرت مصلح موعودؑ جماعت کی ہر چہار تنظیموں کی اہمیت کے بارے میں فرماتے ہیں :-  
(۱)۔ میری غرض انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ کی تنظیم سے یہ ہے کہ عمارت کی چاروں دیواروں کو مکمل کر دوں۔ ایک دیوار انصار اللہ میں۔ دوسری دیوار خدام الاحمدیہ میں۔

تیسری دیوار اطفال الاحمدیہ میں اور چوتھی دیوار لجنہ امداد اللہ میں۔ اگر یہ چاروں دیواریں ایک دوسرے سے علیحدہ رہیں تو یہ لازمی بات ہے کہ کوئی عمارت کھڑی نہیں ہو سکے گی۔ عمارت اس وقت تکمیل ہوتی ہے جب اس کی چاروں دیواریں آپس میں جڑ جڑی ہوئی ہوں۔  
(الفضل مطبوعہ ۳۰ جولائی ۱۹۲۵ء)

(ب)۔ "خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ اور لجنہ امداد اللہ اس نظام کی کڑیاں ہیں۔ اور ان کو اس لئے قائم کیا گیا ہے تاکہ وہ نظام کو بیدار رکھنے کا باعث ہوں۔ اگر ایک طرف نظام میں جو نظام کی قائم مقام میں عوام کو بیدار کرتی ہیں۔ دوسری طرف خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ اور لجنہ امداد اللہ جو عوام کے قائم مقام میں نظام کو بیدار کرتے رہیں تو کوئی وجہ نظر نہیں آتی کہ کسی وقت جماعت کئی طور پر گر جائے اور اس کا قدم ترقی کی طرف اٹھنے سے رک جائے۔ جب بھی ایک غافل ہوگا دوسرا اسے جگانے کے لئے تیار ہوگا جب بھی ایک سست ہوگا دوسرا اسے ہر شبیار کرنے کے لئے اس کے نکل آئے گا۔ کیونکہ وہ دونوں ایک ایک حصہ کے نمائندہ ہیں۔ ایک نمائندہ میں نظام کے اور ایک نمائندہ میں عوام کے۔" (الفضل ۷ نومبر ۱۹۲۳ء)

(ج)۔ "صرف ان مجالس میں شامل ہونا کافی نہیں بلکہ اپنے اعمال ان مجالس کے اغراض و مقاصد کے مطابق ڈھالنے چاہئیں۔ خدام الاحمدیہ کا فرض ہے کہ وہ اپنے اعمال سے خدمت احمدیت کو ثابت کریں۔ انصار اللہ کا فرض ہے کہ وہ اپنے اعمال سے دین اسلام کی نصرت نمایاں طور پر کریں۔ اور اطفال الاحمدیہ کا فرض ہے کہ ان کے اعمال اور ان کے اقوال تمام کے تمام احمدیت کے قالب میں ڈھلے ہوئے ہوں۔ جس طرح بچہ اپنے ماں باپ کے کمالات کو ظاہر کرتا ہے اسی طرح وہ احمدیت کے کمالات کو ظاہر کرنے والے ہوں۔ یہی غرض اس نظام کو قائم کرنے کی ہے۔ اور یہی غرض انبیاء کی جماعتوں کے قیام کی ہو کر رہی ہے۔"  
(الفضل ۱۲ ستمبر ۱۹۶۱ء)

## ذیلی تنظیموں اور مرکزی نظام کا باہمی تعلق

مرکزی نظام کی نمائندہ لوکل انجمنیں ہیں۔ اور افراد جماعت کی تربیت و اصلاح کے لئے عوام کی نمائندہ

مجالس انصار اللہ۔ خدام الاحمدیہ اور لجنہ امداد اللہ ہیں۔ اس مرکزی نظام اور ذیلی تنظیموں میں باہمی ربط و تعلق اور اتحاد و اتفاق سے کام کرنے کے بارے میں حضرت مصلح موعودؑ فرماتے ہیں :-  
(۱)۔ "خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ دونوں مقامی انجمن کے بازو ہیں۔ اور ہر شخص کو خواہ وہ خدام الاحمدیہ میں شامل ہو یا انصار اللہ میں۔ اپنے آپ کو محلہ کی یا اپنے شہر کی یا اپنے ضلع کی انجمن کا ایک فرد سمجھنا چاہیے۔"  
(الفضل ۳۰ جولائی ۱۹۲۵ء)

(ب)۔ "انصار اللہ کو تنظیم کے لحاظ سے علیحدہ ہیں۔ مگر یہ حال وہ لوکل انجمن کا ایک حصہ ہیں۔ کوئی پریذیڈنٹ انصار اللہ کو بحیثیت انصار اللہ یا خدام الاحمدیہ کو بحیثیت خدام الاحمدیہ کسی کام کا حکم نہیں دے سکتا۔ وہ یہ تو کہہ سکتا ہے کہ چونکہ تم احمدی ہو اس لئے آؤ اور فلاح کام کرو۔ مگر وہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ آؤ انصار! یہ کام کرو۔ یا آؤ خدام! یہ کام کرو۔ خدام کو خدام کا زعم مخاطب کر سکتا ہے۔ اور انصار کو انصار کا زعم مخاطب کر سکتا ہے۔ مگر چونکہ لوکل انجمن ان دونوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ انصار بھی اس میں شامل ہوتے ہیں اور خدام بھی اس میں شامل ہوتے ہیں اس لئے گو وہ بحیثیت جماعت خدام اور انصار کو کوئی حکم نہ دے سکے مگر وہ ہر خدام اور انصار کے ہر ممبر کو ایک احمدی کی حیثیت سے بلا سکتا ہے۔ اور خدام اور انصار دونوں کا فرض ہے کہ وہ اس کے احکام کی تعمیل کریں۔" (الفضل ۳۰ جولائی ۱۹۲۵ء)

## ذیلی تنظیموں کے قیام کی غرض

خدام الاحمدیہ (جو احمدی نوجوانوں کی مجلس ہے) کے قیام کے بارے میں حضرت مصلح موعودؑ فرماتے ہیں :-  
"میں نے سوا تر جماعت کو اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے کہ قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ اور وہ اصلاح اسی رنگ میں ہو سکتی ہے کہ نوجوانوں کو اس امر کی تلقین کی جائے کہ وہ اپنے اندر اسی روح پیدا کریں کہ اسلام اور احمدیت کا حقیقی مغز انہیں میسر آجائے۔"  
(الفضل ۱۰ اپریل ۱۹۲۸ء)

نیز فرمایا :-

"نوجوانوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنی حالت سدھارتے اور دین کی خدمت کے لئے

تقویٰ اور سچی سے کام لینے کی طرف توجہ کریں۔ آج اسلام غربت میں ہے۔ اور اگر آج کوئی جماعت اسے قائم نہ کرے تو موعودؑ سے عرصہ میں کوئی اس کا نام لیا نہیں باقی رہے گا۔ جماعت کے نوجوانوں کو..... توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنے دلوں میں ایک عزم اور ارادہ بیکر کھڑے ہوں کہ ہم نے خدا تعالیٰ کو حاصل کرنا ہے۔ اور اس طرز پر اپنی زندگی گزاریں کہ ان کا وجود ہی خدا تعالیٰ کا نشان بن جائے۔ یہ نہ ہو کہ صرف ان کی زبان میں نشانات بیان کریں بلکہ یہ ہو کہ ان کے جسم ہی خدا تعالیٰ کا نشان بن جائیں۔ اور یہ کچھ بید نہیں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے ان کے لئے بھی اپنے فضلوں کے دروازے ویسے ہی کھلے رکھے ہیں جیسے ان سے پہلوں کے لئے کھولے گئے تھے۔" (الفضل ۱۰ اپریل ۱۹۳۹ء)

مجلس انصار اللہ کے نام کے بارے میں حضرت مصلح موعودؑ فرماتے ہیں :-  
"ان سے دی کام لیا جائے گا جو سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم سے لیا گیا۔ یعنی کچھ اس بات پر مقرر کئے جائیں گے کہ وہ لوگوں میں تبلیغ کریں۔ کچھ اس بات پر مقرر کئے جائیں گے کہ وہ لوگوں کو قرآن و حدیث پڑھائیں۔ کچھ اس بات پر مقرر کئے جائیں گے کہ وہ لوگوں کو وعظ و نصیحت کریں۔ کچھ اس بات پر مقرر کئے جائیں گے کہ وہ تعلیم و تربیت کا کام کریں۔ اور کچھ "بزرگساز" کے دوسرے معنوں کے مطابق اس بات پر مقرر کئے جائیں گے کہ وہ لوگوں کی ذہنی ترقی کی تدبیر عمل میں لائیں۔" (الفضل ۱۰ اپریل ۱۹۳۹ء)

حضرت مصلح موعودؑ نے جماعت کو مورثیت الحیات اپنی اولاد اور نسل کی اصلاح و تربیت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا :-  
"اگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ سلسلہ اچھے نام کے ساتھ اور ترقی معنوں میں قائم رہے تو ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنی اہمیت و نسل کو مستحق اور محنتی بنائیں۔"  
(خلیفہ موعودؑ فرمودہ ۲۰ مئی ۱۹۴۵ء)

خدا کرے کہ افراد جماعت مرد و زن خواہ کسی ذیلی تنظیم سے تعلق رکھتے ہوں وہ حضرت سیدنا فضل عمر رضی اللہ عنہ کے مندرجہ بالا ارشادات کو پیش نظر رکھیں اور اپنے اندر ایک نیک تبدیلی پیدا کریں اور پورے غلبہ اور کین سے خدمت دین اور شاعت اسلام کے کاموں میں حصہ لیں۔ اپنی اور اپنی اولاد کی اصلاح و تربیت کی طرف پوری توجہ دیں۔ تاکہ دوسروں کی نگاہ میں بھی سلسلہ کا وقار اور اس کی عظمت قائم رہے۔

ہو۔ املین  
داخرد و عروسان الحسد  
لہ رب العالمین



# مفسرین قرآن کے مقابل حضرت مصلح موعودؑ کی تفسیر قرآن برقی

از محترم مولانا بشیر احمد صاحب فضل دہلوی ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

قرآن مجید وہ پاک کتاب ہے جو ایسے وقت میں دنیا میں نازل ہوئی ہے جب قسم ہا قسم کے فسادات دنیا میں پھیلے ہوئے تھے۔ اور بے شمار اعتقادی اور عملی غلطیاں راجح ہو گئی تھیں۔ ایسے زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے دنیا کی اصلاح اور تمام عقائد باطلہ کی ترویج کے لئے قرآن مجید جیسی کامل کتاب بھیجی۔ اور پھر قرآن مجید کی تعلیم نے اثر بھی ایسا دکھایا کہ لاکھوں دلوں کو حق اور راستی کی طرف کھینچ لائی۔ اور لاکھوں سینوں پر لا الہ الا اللہ کا نقش جما دیا۔ حتیٰ کہ سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی قرآن مجید کی متابعت کے نتیجے میں مسلمان آسمانی برکتوں اور ربانی نشانوں سے بہرہ ور ہوتے رہے۔ اور ایک پاک کلام کی برکت سے انوار الہیہ کا ظہور ان پر ہوتا رہا۔

پھر ایک وقت ایسا آیا کہ مسلمانوں نے قرآن مجید کو پس پشت ڈال دیا۔ اور روحانی لحاظ سے ایسا تاریک زمانہ آیا کہ مسلمانوں نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ قرآن مجید کے حقائق و معارف جو کھینچنے والے وہ پہلے بزرگوں پر کھل گئے، اب قرآن پاک کے حقائق کسی پر نہیں کھلیں گے۔ اور معارف کا یہ خزانہ ہمیشہ کے لئے بند ہو گیا۔

اس تاریک زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت امام مہدی علیہ السلام کو بعوث فرما کر علوم قرآن کے انکشاف کے ایک انقلابی دور کا آغاز کیا۔ سیدنا حضرت احمد قادیانی علیہ السلام کی سیرت و سوانح کا مطالعہ کرنے سے یہ ظاہر ہے کہ آپ کو قرآن مجید سے ایک دلہانہ عشق تھا۔ جن کی نظر زمانہ نبوی کے بعد گزشتہ تیرہ صدیوں میں کہیں نہیں ملتی۔ اور آپ نے اللہ تعالیٰ کو جنس مرد سے کتاب اللہ کی عظمت کو دنیا میں ظاہر کیا۔ آپ کے غیب صافی میں الٰہی قرآن پاک ایک سمندر موجزن تھا۔ آپ کی باطنی کیفیت کا اندازہ صرف اس ایک شعر سے ہی بخوبی لگایا جاسکتا ہے۔

آپ فرماتے ہیں :-  
دل میں ہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چو تنوں  
قرآن کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے  
حضرت امام مہدی علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے یہ بھی دعائیں کیں کہ آپ کے بعد بھی کوئی ایسا عاشق قرآن پیدا ہو جو ان قرآنی حقائق و معارف کو دنیا میں پھیلائے جو اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا کئے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعاؤں کو قبول فرمایا اور آپ کو بذریعہ الہام یہ بشارت دی کہ وہ آپ کو ایک ایسا جلیل القدر فرزند عطا فرمائے گا جس سے قرآن مجید کا مرتبہ ظاہر ہوگا۔ چنانچہ بذریعہ

الہام یہ خوشخبری آپ کو ان الفاظ میں دی گئی :-  
”اے مظهر تجھ پر سلام خدا نے یہ کہا  
تا وہ جو زندگی کے خزان میں موت کے پیچھے  
سے نجات پائیں۔ اور تا وہ اسلام کا شرف  
اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔“  
چنانچہ اس بشارت کے مطابق مصلح موعود کی شکل میں ایک عظیم لوکا آپ کو دیا گیا جس کے تسلیت الہام الہی میں یہ بھی مدد تھا کہ وہ موعودؑ کا ”علوم ظاہری اور باطنی سے پر کیا جائے گا۔“ یہ موعودؑ فرزند حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفہ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا وجود باوجود تھا۔ آپ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو ارض مقدسہ قادیان میں پیدا ہوئے۔ ۱۲ مارچ ۱۹۱۲ء کو مسند خلافت پر متمکن ہوئے۔ اور ۸ نومبر ۱۹۶۵ء کو آپ کا انتقال پر طحال ہوا۔ آپ نے پچاس سالہ عہد خلافت میں قرآن مجید کے علوم و حقائق کا ایک دریا بہا دیا۔ آپ کے قلم مبارک سے قرآن مجید کی ایمان افروز تفسیر شائع ہوئی جن میں تفسیر کیسیر اور تفسیر صغیر علم تفسیر کا عظیم شاہ کار ہیں۔

وجود زمانہ کے لحاظ سے آپ کی ان تفسیریں بعض نہایت ہی ایمان افروز جدید باتیں بیان کی گئی ہیں۔ اور بعض پہلو ایسے نمایاں ہیں جو سابقہ ان تفسیر میں جو روحانی لحاظ سے تاریک صدیوں میں کھیں گئے۔ مثلاً :-

(۱) اس زمانہ میں مستشرقین کا ایک ایسا گروہ پیدا ہوا جنہوں نے اسلام اور قرآن مجید پر فلسفیانہ رنگ میں گلے کئے۔ ان میں فولڈیک تھیوڈور (NOLDEK THEODOR) ریورنڈ ویری (REVREND VERY) سر ولیم میور (SIR WILLIAM MUIR) جے ایم راڈول (J. M. RODALL) مسٹر آرڈلڈ (MR. ARNOLD) خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ حضرت مصلح موعودؑ کی قرآن مجید کی بیان فرمودہ تفسیر ان زمانے کی منفرد اور واحد تفسیر ہے جس میں مذکورہ مستشرقین کے اعتراضات کا مسکت اور مدلل جواب دیا گیا ہے۔

مثال کے طور پر سورۃ بقرہ کی ترتیب میں بڑی دقیق محسوس کی جاتی ہیں۔ اور بظاہر یوں معلوم ہوتا ہے کہ اس کے مضامین میں کوئی ترتیب نہیں اور مستشرقین نے بھی اس سورت کے مضامین پر بے ترتیبی کے اعتراضات کئے ہیں۔ کہیں بنی اسرائیل کا ذکر ہے کہیں ناز اور روزے کا۔ کہیں طلاق کا۔ کہیں ابراہیم علیہ السلام کے مباحثات کا۔ غرضیکہ ایک بے ربط سی سورت ہے۔ اور ان واقعات کا آپس میں

کوئی جوڑ نہیں۔ حضورؐ نے تفسیر کیسیر میں اس سورۃ کے مضامین کی ترتیب کو نہایت ہی عمدگی سے بیان کیا ہے جس پر پڑھ کر انسان عیش و عشرت کر اٹھتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے حضورؐ کو اس پوری سورۃ کے مضامین کا باہمی ربط سکھلایا اور اس کے مضامین کو سمجھنے کے لئے ایک کلید آپ کو عطا فرمائی۔ اس کی بابت حضرت مصلح موعودؑ خود بیان فرماتے ہیں کہ

”حضرت (مولانا زوال الدین صاحب) نے فرمایا ہے کہ منشی فرزند تھیوڈور نے کہا کہ میں تم سے قرآن پڑھتا ہوں۔ اس وقت ان سے اس قدر واقفیت نہ تھی جس نے عذریا مگر انہوں نے اصرار کیا میں نے سمجھا کوئی منشاء الہی ہے۔ آخر میں نے ان کو شروع کر دیا۔ ایک دن پڑھا رہا تھا کہ میرے دل میں بلی کی طرح ڈالاکا کہ آیت رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ الخ (سورۃ بقرہ آیت ۱۳) سورۃ بقرہ کی کلید ہے۔ اور اس سورۃ کی ترتیب کا راز اس میں رکھا گیا ہے۔ اگلے ساٹھ ہی سورۃ بقرہ کی ترتیب پورے تور پر میری سمجھ میں آئی۔“ (مفسر خلافت ص ۱)

زمانہ حال کے مفسرین جن میں باعزت اسلامی کے بانی موعودؑ صاحب بھی شامل ہیں، قرآن مجید کی ترتیب کے مضمون کو حل نہیں کر سکے۔ موعودؑ صاحب نے تو تفہیم القرآن میں قرآن مجید کی ترتیب کے موضوع پر بحث کرتے ہوئے یہاں تک لکھ دیا کہ قرآن مجید میں نہ تصنیفی ترتیب پائی جاتی ہے نہ کتابی اسلوب پایا جاتا ہے۔ (تفہیم القرآن جلد ۱ ص ۱۵)۔ اس کے بالمقابل سیدنا حضرت مصلح موعودؑ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :-

”میرا ترجمہ (قرآن مجید) اور میری تفسیر پیشہ ترتیب آیات اور ترتیب سور کے ماتحت ہوتی ہے۔ اور یہ لازمی بات ہے کہ ہر شخص اس نکتہ کو مد نظر رکھے گا کہ وہ فوراً یہ نتیجہ نکالے گا کہ اس ترتیب کے ماتحت فلاں فلاں آیات کے کیا معنی ہیں۔“

(۲) قرآن مجید نے سابقہ انبیاء علیہم السلام کی تصدیق کی ہے۔ اور ان پر ایمان لانے کی تلقین فرمائی ہے اور ساتھ ہی ان انبیاء کرام کی معصومیت کا بھی اقرار کرتے ہوئے فرمایا کہ انبیاء علیہم السلام کا یہ گروہ صالحین، ایک اور پاک لوگوں میں سے تھا جبکہ سابقہ مفسرین کرام نے بائبل کے واقعات کو سامنے رکھتے ہوئے بعض انبیاء علیہم السلام کی طرف ایسی باتوں کو منسوب کیا جو ان کے نیک صالح اور معصوم عن الخطا ہونے کے خلاف تھیں۔

چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف تین جھوٹ منسوب کئے گئے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی طرف یہ منسوب کیا گیا کہ وہ خود بائبل لکھتا ہے۔ ساتھ زمانہ کے لئے تیار ہو گئے تھے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے غور بائبل کے بارے میں بدعتی کی۔ حضرت لوط علیہ السلام کا غور بائبل اپنی لڑکیوں کو برے کام کے لئے پیش کرنا وغیرہ وغیرہ۔

حضرت مصلح موعودؑ نے اپنی تفسیر کیسیر و صغیر میں ان واقعات کی ایسی بہترین تفسیر فرمائی ہے کہ کسی نبی پر کوئی الزام ثابت نہیں ہوتا۔ اور نہ ہی کسی پاک نبی کی عصمت و اقدار ہوتی ہے۔ چنانچہ مولانا نیاز فتحپوری پر حضورؐ کی تفسیر کا مطالعہ کرنے کے بعد جو اثر ہوا، اس کا اظہار اپنے ایک مکتوب میں جو سیدنا مصلح موعودؑ کی خدمت میں آپ نے تحریر کیا ان الفاظ میں کرتے ہیں :-

”حضرت کی تفسیر کیسیر علیہم السلام آجکل میرے سامنے ہے۔ میں اسے بڑی نگاہ غائر سے دیکھ رہا ہوں۔ اس میں شک نہیں کہ مطالعہ قرآن کا ایک بائبل نیا زاویہ فکر آپ نے پیدا کیا ہے۔ اور یہ تفسیر اپنی نوعیت کے لحاظ سے بائبل پہلی تفسیر ہے جس میں عقل و نقل کو بڑے حسن سے ہم آہنگ دکھایا گیا ہے۔ آپ کا تبحر علمی، آپ کی مدعت نظر، آپ کی غیر معمولی فراست، آپ کا حسن استدلال اس کے ایک ایک لفظ سے نمایاں ہے اور مجھے انصوں سے کہیں کیوں اس وقت تک اس سے بے خبر رہا۔ کاش میں اس کی تمام جلدیں دیکھ سکتا۔ کل سورۃ ہلود کی تفسیر میں حضرت لوط پر آپ کے خیالات معلوم کر کے جی پھٹ گیا۔ اور بے اختیار یہ خط لکھنے پر مجبور ہو گیا۔ آپ نے ہلود آیت بتائی کی تفسیر کرتے ہوئے عام مفسرین سے بحث کا جو پہلو اختیار کیا ہے اس کی داد دینا میرے امکان میں نہیں۔“

(مکتوب مجرہ ۵ اکتوبر ۱۹۵۹ء از منگام بلڈنگ، لکھنؤ)  
حضرت مصلح موعودؑ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے پچاس سالہ عہد خلافت میں قرآن مجید کے بارے میں معرکہ الاراء اور ایمان افروز مضامین اور تفاسیر تحریر فرمائیں۔ قارئین کرام قرآن مجید کے ان معارف اور حقائق پر آگاہی کے لئے حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تفاسیر کا مطالعہ کر کے اپنی روحانی تشنگی کو دور فرمائیں۔ !!

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ  
بدر کی تو سیر اشاعت میں حصہ  
لیسنا آپ کا قومی فرزند ہے  
(منی جرد بلڈنگ)



# ملت کے اس فدائی پر رحمت خدا کرے

از کرم منیر احمد صاحب بانی - سیکرٹری تحریک جدید - جماعت احمدیہ - کلکتہ

تصویرات کی دنیا عدد و نینود سے آزاد ابد بند ہوتی ہے۔ میرا خیال مجھے آج خدا تعالیٰ کے دربار میں لے گیا۔ یہاں وہ اجاب حاضر ہیں جنہوں نے حضرت المصلح الموعودؑ کا زمانہ پایا۔ آپ کی صحبت نصیب ہوئی۔ اور آپ کے روح پرور خطبات اور تقاریر سے مخلوق ہوتے رہے۔ اس جماعت کی کسی حقیر خدمت پر خدا تعالیٰ خوشی کا اظہار فرماتے ہیں۔ اور اپنے بندوں سے کہتا ہے کہ آج مانگو! جو مانگتا ہے۔ تو میری چٹی جس گتے ہے کہ مومنین کے اس طائفہ کی مشترکہ درخواست اور شفقہ موعودؑ نہ مسمی ہو گا کہ مولیٰ کریم! پروردگار! ایک مرتبہ پھر دنیا میں بھیج دے۔ قادیان کی وہی باتیں ہوں اور المصلح الموعودؑ کی وہی باتیں ہوں۔ وہی مجلس علم و عرفان اور وہی روحانیت کا انتشار!!!

خدا تعالیٰ نے اپنے وعدوں کے مطابق حضرت الموعودؑ کو لاکھوں عشاق عطا فرمائے۔ لیکن یہ خاکسار جب حضورؑ پر عاشق ہوا تو میری عمر مزید پانچ سال تھی۔ اخبار الفضل اور دوسرے دینی رسائل جاری ہو گئے۔ وہ کافی پر آتے تھے۔ والد صاحب مرحوم دریاں موعودؑ سے مصائب باقی (شام کو گھر آتے تو ان اجلاس در رسائل سے حضورؑ کا کلام معرفت ادا و جواب پڑھنا کو نصائح آسان زبان میں بچوں کے ذہن نشین کرتے والد صاحب کی حضورؑ سے باقاعدہ خاک و کتابت تھی۔ اکثر و بیشتر جواب پر ایموٹ سیکرٹری صاحب کا لکھا ہوا جدول ہوتا تھا۔ لیکن کبھی کبھار حضورؑ اپنے ہاتھ سے بھی خط رقم فرماتے۔ انسان کی نظرت میں خدا تعالیٰ نے یہ بات رکھ دی ہے کہ جب کسی آن دیکھی شخصیت کا ذکر اس کے سامنے کیا جائے تو اس شخصیت کی خوبیوں کی مناسبت سے ایک خیالی تصویر اس کے ذہن پر نقش ہو جاتی ہے۔ حضورؑ کی رفدان تہذیب و تہذیب نہ من کر گئی گویا نانا بانہ عاشق ہو گیا اور میرے دل و دماغ پر ایک انتہائی حسین و جمیل شخصیت کے نقش ابھرتے۔

۱۹۳۹ء کا جلسہ لائے سورجوں کی مجلس تھا۔ سچے سچے اس موقع پر قادیان جانے کے لئے بھلا ہونے میں زمانہ میں جلسہ کی بکالت اور فوائد کا ترجمہ تھا۔ قادیان جانے کا مقصد صرف حضورؑ کا دیدار حاصل کرنا تھا۔ جلسہ لائے کے پچھ روز سردی بڑی شدت کا تھا اس لئے کسی قدر تاخیر سے جلسہ میں پہنچے۔ سٹیج سے بہت دور جگہ ملی حضورؑ افتتاحی تقریر کے لئے سٹیج پر رونق افروز تھے۔ اور کوئی دوست ڈرتین سے "معوذ کی آیت" کے یہ اشعار بڑی خوش الحانی سے پڑھ رہے تھے

خداوند ہر گھم سے میرا ہر گھم بہت رہ میرا

دے اس کو عمر و دولت و کرد و ہر اندھیرا  
دن ہوں مرادوں والے پُر نور ہو سویرا

یہ رند کر مبارک مہنگات من سیرانی  
بچیں اور سٹیج سے ندی کے باہت میں حضورؑ کا چہرہ نہ دکھ سکا۔ اشتیاق اور بڑھ گیا۔ بالآخر وہ مبارک مٹری آن پہنچی۔ غالباً مدرسہ احمدیہ کے چوک میں بڑگال کی جاعیتیں ایک ہی قطار میں ایستادہ تھیں۔ حضورؑ نے باری باری سب کو شرف مصافحہ بخشا۔ جب ہماری بارگاہ آئی تو والد صاحب نے میرا ہاتھ پکڑ کر جلدی سے حضورؑ کے ہاتھ میں دیدیا۔ اس وقت خاکسار نے پہلی دفعہ حضورؑ کے دیدار سے آنکھیں روشن کیں۔ میں نے اپنے دماغ میں حضورؑ کا جو نقشہ و رقم کر رکھا تھا اس سے کہیں زیادہ حسین و جمیل! مصافحہ سے ایک بج کر دو میرے بدن سے گزرتی۔ خاکسار شور کے پختہ ہوئے تکتا کی کی اس رو پر بہت حیران رہا۔ لیکن کبھی کبھار کہتا ہوں کہ بن ازال بہت سے بڑگان سے ایسے واقعات تھے اور کئی بولیں پڑھا کہ خدا تعالیٰ کے فرستادوں اور روحانیت سے مملوہ شخصیتوں کا لمس حاصل ہونے پر جس دفعہ پہلی کی کسی رو بدن کے گزرتے ہیں جس کی لذت صرف عسوں کی جا سکتی ہے، تحریر و تقریروں کا احاطہ کرنے سے قاصر ہے۔ ۱۹۳۹ء میں ہمارا خاندان قادیان آ گیا۔ حضورؑ کی خدمت میں کی دفعہ حاضر ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔ ہر ملاقات کے دل پر گہرے نقش ثبت ہیں۔ چند ذاتی مشاہدات اور یادیں بذیہ قاریں ہیں۔

قادیان میں حضرت ام ظاہر کا وجود سراسر شفقت و محبت تھا۔ ان سے ملنے والی ہر خاتون کی سچھی سچھی کہ آپ سب سے زیادہ مجھے ہی محبت کرتی ہیں۔ والد صاحب کو انہوں نے اپنی بیٹی بنا یا ہوا تھا۔ والد صاحب کے ہمراہ ہم بچے بھی ہفتہ میں دو دن بار حضرت حضورؑ کے ہاں جاتے۔ اکثر حضرت المصلح الموعودؑ بھی وہاں تشریف فرما ہوتے۔ گھر لوہا مال میں انہیں بہت قربت سے دیکھنے کا موقع ملا۔ عام طور پر خدا رسیدہ بزرگان کے بارہ میں یہ تاثر پایا جاتا ہے کہ وہ بہت خشک اور خاموش ہوتے ہوں گے۔ لیکن حضرت المصلح الموعودؑ سے زیادہ زندہ ولی شخصیت میں نے نہیں دیکھی۔ آپ اکثر اپنی بات کی وضاحت کے لئے دلچسپ لطائف بیان فرماتے۔ جو کہ میں گھر آ کر اپنی نوٹ بک پر درج کرتا۔ ایک دن ہم بھائیوں نے حضرت ام ظاہر سے درخواست کی کہ حضورؑ کا کوئی تبرک عنایت فرمادیں۔ انہوں نے فرمایا کہ حضورؑ قصر خلافت میں ہیں۔ خود جا کر مانگ لو۔ چنانچہ ہم نینوں پہنچے گئے۔ حضورؑ اپنے کمرہ میں فرش پر بیٹھے ہوئے تھے اور کسی کتب کا مطالعہ

فرما رہے تھے۔ السلام علیکم عرض کرنے پر اٹھ کر بیٹھ گئے۔ اور اتنے تپاک اور شفقت سے حال دریافت فرمایا کہ گویا حضورؑ ہمارا ہی انتظار فرما رہے تھے۔ پوچھا بچو! کیسے آنا ہوا۔ ہم نے بتا دیا کہ کوئی تبرک عنایت فرمادیں حضورؑ نے رفیق پر مٹھے سے تین عہد سب نکال کر دیئے۔ اور پھر کتاب پڑھنے میں منگک ہو گئے۔ ہم بھائیوں نے وہی بیٹھ کر سب کھائے۔ حضورؑ دیر کے بعد حضورؑ کی توجہ ہماری طرف ہوئی۔ تو فرمایا، بچو! اب کیوں بیٹھے ہو؟ خاکسار نے عرض کیا کہ تبرک کے لئے دعا است کی تھی۔ حضورؑ زرب لب مسکرائے اور فرمایا کہ جو سب کھائے وہ کیا تھا؟ بچوں کی سادگی تھی۔ ہم نے عرض کیا۔ وہ تو ہم نے کھائے کوئی ایسی چیز نہیں جو ہمارے پاس رہے۔ اس پر حضورؑ نے تین خوب صورت ڈال روغن عنایت فرمائے۔ اور ہم اجازت لے کر بیٹھ آئے۔ ۱۹۳۹ء کے ذرا وقت میں کلکتہ میں ہزار مکان میں گیا تو ان تبرکات سے ہم محروم ہو گئے۔ لیکن اپنے بچوں کے ہاتھوں سے جو سب کھائے تھے ان کی لذت اور شیرینی تادم و اب میں نہ جھوس سکتا

### (۳)

ایک دن والد صاحب کے ہمراہ حضورؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضورؑ نے والد صاحب سے تحریک یہ میں شمولیت کے تقاضا سے دریافت فرمایا۔ والد صاحب نے بتایا کہ میں آدھریہ صاحب ۱۹۳۳ء سے ہی اس تحریک میں جھلنے لگاؤی شامل میں۔ حضورؑ نے فرمایا کہ آپ دونوں کے متعلق مجھے علم ہے۔ میں بچوں کے بارہ میں پوچھ رہا ہوں۔ والد صاحب نے اپنے تین بزرگوں اور دو بچیوں کی طرف سے دعا دینے والا ان کے جواب سے دس سال کے لئے مبلغ پانچ سو روپیہ پیشہ کر لیا۔ حضورؑ نے بہت خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ دفتر تحریک جدید قصر خلافت کے قریب ہی تھا۔ رقم پیش کرنے کے دن بھوادہی۔ اور دو تین روز بعد حضورؑ کے دستخطوں سے مزین دس سالہ سرٹیفیکیٹ ہم پانچوں بہن بھائیوں کو خود عنایت فرمائے۔ اور حضورؑ کی اس ہربانی سے ہم پانچوں اب دفتر اول کے مجاہدین میں شامل ہیں۔

### (۴)

۱۹۳۳ء میں والد صاحب نے ارادہ کیا کہ قادیان میں اپنے امکان خرید کر لیں۔ مختلف محلات میں مکانات دیکھے۔ بالآخر محلہ دار البرکات میں ایک نیا تعمیر شدہ مکان پسند آیا۔ یہ اس وقت کہ کم شیخ فضل علی صاحب ریلوے گارڈ کی ملکیت تھا۔ گارڈ صاحب نے کہا میں نے بڑے شوق سے اپنے اور اہل و عیال کے لئے یہ مکان بنوایا تھا۔ کسی فاطمی ضرورت کے پیش نظر فروخت کرنا پڑا ہے۔ قیمت فروخت انہوں نے بارہ ہزار روپیہ بتلائی۔ لیکن یہ شرط رکھی کہ کسی مکان

کافر و مشرک کا ذکر نہ کریں۔ دو دن تک مجھے یہ حکم ملا۔ NO بتلائی۔ والد صاحب نے کہا مجھے قابل مکان ممبر کی قیمتوں کا مطلقاً افسانہ نہیں ہے۔ اور جاننا ہے کہ میں صرف حضورؑ سے مشورہ کر رہا ہوں۔ والد صاحب نے فرمایا کہ اگر حضورؑ نے فرمایا کہ گارڈ صاحب کی بیٹی احمدی تنظیم کی شادی ہونی چاہی تو یہی اس مکان میں گیا تھا۔ بڑے ہال کمرہ میں مہمانوں کو بیٹھا دیا گیا تھا۔ والد صاحب نے عرض کیا کہ اس ہال کمرہ کے چاروں کونوں پر اتنے رقبہ کے چار کمرے ہیں۔ حضورؑ نے ڈونٹ انگلیوں پر حساب کیا اور فرمایا کہ گارڈ صاحب یہ مکان ایک سال قبل بنوایا تھا میرے اندازہ کے مطابق ان کی ملکیت اس مکان پر پونے گیارہ ہزار روپے ہے اس لحاظ سے بارہ ہزار بہت مناسب قیمت ہے۔ ہم لوگ واپس گارڈ صاحب کے یہاں آئے اور والد صاحب کا سوڈا لے کر کے بیٹھنے دیا۔ والد صاحب نے گارڈ صاحب سے کہا کہ سوڈا تو ہو گیا۔ اب آپ کے یہ بتلانے میں کچھ حرج نہیں ہے کہ یہ مکان بنوانے پر آپ کا کتنا خرچ آیا۔ گارڈ صاحب نے بتلایا کہ تقریباً پونے گیارہ ہزار۔ اس پر والد صاحب نے گارڈ صاحب کو حضورؑ کے ساتھ اپنی گفتگو تفصیل کے ساتھ سنائی۔ ہمارے موجودہ وقت اجاب بہت ہی خوش ہوئے۔ ہلا تعالیٰ کی بیٹی کوئی میں روح ہے وہ معلوم ظاہری و باطنی سے بڑھی گئی ہے۔ والد صاحب نے بتلایا میں کلکتہ میں ہونے بہت انجینئروں سے مکانات کی مالیت کے اندازے لگواتا ہوں۔ بیٹیوں کی مغز ماری کے بعد بھی ان کا تخمینہ اکثر غلط ہوتا ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ کی یہ پیشگوئی کتنی شان سے پوری ہوئی کہ حضورؑ نے حضورؑ میں ہی مجھ کو صرف دو منٹ میں مکان کی مالیت کا اس قدر صحیح اندازہ بتلا دیا۔

### (۵)

خاکسار نے ۱۹۳۹ء میں تعلیم الاسلام کا کالج لاہور میں داخل کیا۔ ان دنوں حضرت المصلح الموعودؑ کو قیام رتن بلوچ لاہور میں تھا۔ ۱۹۴۵ء میں راجست کی جڑ سے انتہائی بے سرو سامانی کا عالم تھا۔ حضورؑ کے شکرانے کی چند ہونچکے تھے۔ لیکن ان ایام اور ایسے حالات میں کئی طلبہ پر حضورؑ غیر معمولی شفقت کا اظہار فرمایا۔ تعلیم الاسلام کالج میں جب بھی کوئی تقریب منعقد ہوتی تو حضورؑ اکثر تشریف لاکر خطاب کے نوازتے۔ نظیر اگر حضورؑ کی ملاقات کی غرض سے رتن بلوچ جاتے تو میرا اکثر یہ سبب کہ غالباً پر ایموٹ سیکرٹری صاحب کو ہدایت تھی کہ طلبہ کا خاص خیال رکھا جائے اور اکثر و بیشتر انہیں ملاقات کا وقت دیا جائے۔ ۸ ستمبر ۱۹۳۹ء کو طلبہ کا ایک وفد پر فیصلہ سرفرازانہ طور صاحب شام کی قیادت میں حضورؑ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضورؑ نے قیام پر تشریف فرمائے۔ ہم بھی حضورؑ کے قدموں میں جا کر بیٹھ گئے۔ طلبہ نے اپنی اپنی نوٹ بکیں پیش کیں۔ حضورؑ نے ان پر نصائح لکھ کر دیں۔ خاکسار کی نوٹ بک پر رقم فرمایا۔ "تعمولی تعمولی اور تعمولی اور پھر خدمت اعظم اور ایموٹ سیکرٹری صاحب



ان دنوں کرم مبارک احمد صاحب مدد سی رحال پر پوزیشن سیکرٹری بھی شامل تھے۔ ان کی کاپی پر حضور نے رقم فرمایا "فضولیات سے پرہیز کرو" بعد ازاں حضور نے لکھ کر لکھا "میں نے تو ان کو آپ کو بے حد محنت کی ضرورت ہے۔ حالات حرکت سے بدل رہے ہیں۔ پاکستان میں اہمیت کی مخالفت بہت تیز ہو چکی ہے۔ اگر کسی وقت بھی یہاں سے ہوجائے تو ہر شخص اپنے آپ کو ٹھونکے۔ اور بہت کم گفتگو کرنے سے بچائے۔" اپنی ڈائری سے اقتربتاً

(۱۰)

اللہ تعالیٰ نے اہل ماہ حضور کو بتویا کہ آپ نے جو پیشگوئی منیع موعود کے مسداق ہیں۔ یوں تو منجیب ناصحت پر ممکن ہونے کے بعد سے ہی حضور کی تائید اور اطمینان سے گورننگ ہوتے تھے۔ لیکن ان وقتوں کے بعد حضور کے خیال اور انداز میں تبدیلی آئی۔ والد صاحب مرحوم ہر سال ایک بار وہاں کے لئے تواریخ اور برکت پر فرماتے۔ آپ اکثر کہا کرتے کہ شاہ شہنشاہ شاہجان کو یہ تو دل لگتا ہے کہ وہاں نہیں رہتا۔ کہہ رہے کہ

ایک مرتبہ وہیں آئے تھے وہاں اس وقت

میں نے ان کے بارے میں سنا ہے۔ انہوں نے مسداق سزا قادیان کی تھی۔ میری رائے ہے۔ دونوں ایسا کام نہ رہے۔ یہاں پر خوش اپنے طرف کے مطابق غور فرماتا ہے اور اس کا نتیجہ ہے۔ کلکتہ سے دو ماہ کے لئے قادیان آنا ہوں تو دل پر لگے ہوئے ہزار بارنگا بیٹھ جاتے ہیں۔ اور قادیان کی محنت ایک فقیر سی

کشتی اپنے اندر رکھتی ہے لیکن ناسخ ہے نہ ہم شہر میں بائیں ہاتھ میں پھلایں! موافق آگے آپ وہاں کے تباہیوں اور

۱۹۵۵ء میں جب والد صاحب اپنے تباہیوں میں سے اپنے عزیز کیا ہے حضور ڈیپال اور بنال کی M.U.T.P.V. ہو چکا تھا۔ روزانہ ہم لوگ

میں ہم دونوں ہی حاضر ہوتے اور اکثر اوقات میں یہاں کے واقعات گھنٹے گھنٹے والد صاحب ایسے ہی کہتے کہ انہوں نے مجھے ارادہ کر لیا کہ کاروبار چھوڑ کر قادیان میں ہی رہوں گا۔ حضور نے فرمایا کہ اگر آپ کو یہ چاہیے تو آئیے اور وہاں سے جھانکنا شروع کریں۔

۱۹۵۵ء میں جب والد صاحب اپنے تباہیوں میں سے اپنے عزیز کیا ہے حضور ڈیپال اور بنال کی M.U.T.P.V. ہو چکا تھا۔ روزانہ ہم لوگ

والد صاحب کی وہ بات ہے اس پر وہ گرام کی محنت مخالف تھیں۔ مگر کئی فضا ہفتہ عشرہ بہت کشیدہ رہی۔ مگر وہ پر گرام کی موافقت اور مخالفت میں روزانہ ہی دلچسپی مباحثہ ہوتا۔ والد صاحب کی واقعہ اس وقت سے کہ حضور نے فرمایا کہ وہاں سے فرار ہونے کو والد صاحب نے فرمایا کہ قادیان آکر سناٹا اختیار کرو۔ والد صاحب کی دلیل یہ تھی کہ ایک سال سے تو قادیان میں ہی آپ کی حکومت ہے۔ مکان خرید کر لیا ہے۔ بال بچے یہاں کے روحانی ماحول میں پرورش پا رہے ہیں لیکن بچوں کا مستقبل اس امر کا متعلق ہے کہ

آپ کا روزگار کو خیر باد نہ کہیں۔ والد صاحب کا کہنا تھا کہ خدا تعالیٰ کے فرستادے اور خلفاء روحانی طیب ہوتے ہیں۔ ہرگز ان کی خدمت میں فرما کر

اس کے ناصیب ہونے پر تو فرماتے ہیں۔ وہاں کی ایک کئی اہل علم و علم نے کہہ دیا کہ ہم نے کبھی بھی کوئی خدمت کرنا ہے۔ کوئی اور جہاں میں مگر وہاں پر تو فرماتے ہیں۔ یہ سچ تو یہ ہے کہ سب سے بڑی کئی نمازیوں کی بروقت اور اچھی سے کسی کو جھوٹ سے بچنے کی تلقین فرمائی۔ لیکن آپ کے بھت و بمانہ سے

معاہرت نہ ہو سکی۔ بالآخر یہ سب پایا کہ حضرت اربعہ اہل بیت سے رہا ہونے کی سزا سنائی گئی۔ والد صاحب اور والد صاحب دونوں اس امر پر متفق ہو گئے کہ حضور کی ہدایت سے کہہ دوں یا بندوں کے والد صاحب حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ والد صاحب کے نام نہ لکھ کر گھر پر یہ خاکسار ہر آہ تھا۔

والد صاحب نے اپنی دلجوئی کا اظہار بلا کم و کاست بیان کیا۔ حضور نے جو ارشاد فرمایا اس کا مفہوم اپنے الفاظ میں درج ذیل ہے:

(۱) کیا ان باتوں کی تکمیل آپ نے حاصل کر لی ہے کہ یہاں پر رہنے والی دولت ہمیشہ آپ کے پاس رہے گی؟ اگر آپ کی ضروریات سے باہر دولت آپ کے پاس ہے تو اسلام اور اہمیت کی پینے سے زیادہ خدمت کریں۔

(۲) رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ بے ہوشے کام اور روزگار کو بلا وجہ نہ ترک کرنا چاہیے۔

(۳) اگر آپ اس وقت کاروبار چھوڑ کر بیٹھ جائیں گے تو آپ کے پیٹ بڑے ہو کر گوتڑا بن جائیں گے!!

خریدی ہوئی وسیع باغداد کی آٹھ سے لگی گئی۔ والد صاحب نے بہت نہ ہاری۔ نئے سرے سے کاروبار کی الف۔ ب۔ ت شروع کی گئی۔ ۱۹۵۸ء تک مشکلات کاروبار وار مقابلہ کیا۔ جب اللہ تعالیٰ نے دوبارہ اپنے سفیوں سے نوازا۔ تو اسلام اور اہمیت کی راہ میں اپنے آخری وقت تک اپنے لیے فرج کرتے رہے۔ خدا تعالیٰ کی پیشگوئی کے موافق حضور نے اپنے مشن کی تکمیل کے بعد اپنے نفسی نقطہ

آسمان کی طرف اٹھائے گئے۔ حضور کے حضور پروردگار کے عشاق کے دلوں کو ہمیشہ سمجھاتے اور گراہتے رہیں گے۔ آپ کے کارنامے قیامت تک تابندہ رہیں گے۔ اور اب تو خدا تعالیٰ کی اس پیشگوئی کے پورا ہونے کا زمانہ قریب قریب پہنچا ہے کہ

اک وقت آئے گا کہیں گے تمام لوگ ملت کے ان فدائی پر محنت خدا کرے!

## صلح کے شہزادے عالی وقار

حد مبارک! آگے فصل بہار جاگ اٹھی ہے ہم سو کا شامتہ خوشیاں چھوڑاں ہیں ہر طرف نغمہ خواں ہے عند لب خوش نوا سیم آن دیدہ برہ ہیں شوق سے کن کی خاطر ہے یہ ہمارا اہتمام آسناؤں آپ کو وہ داستان آگے ہیں شان سے فجر الرسل دور کی راہ سے لہذا اور سے "مظہر الحق والعلیٰ" کیا شان ہے "نور آنا ہے" سناؤ اس سے دو مہر وہ مشعل ہمدی موعود ہیں ا شامتہ گروہ گیسو سے اسلام کے غلبہ اسلام کے دن ہیں قریب بن رہی ہیں بگدیں اہصار میں آرہے ہیں اس طرف آزاد گال پھیلتے جاتے ہیں قرآنی علوم امن عالم کا سلیقہ دہرا سہتے جیتیں ہوں تہمت محمود پیر شاہ نظام پیر سدا بھیجو رورو

سج گئے نگلیں گوں سے کو ہمارا دلربا ہے آسناؤں کی بھکاری رشک بہت ہو ہے ہی لالہ زار چھپاتی ہے عقیدت سے ہزار محفل انجمن ہے قصاں باوقار کون ہیں خوبوں کے ایسے شہزاد جس سے ہو جائے حقیقت آشکار جن کی صدا اسل سے مٹی انتظار ملک مدد و مانی کے اعلیٰ شہسوار جیسے نازل ہو گئے پیر و روزگار جس سے روشن ہو جائے یہاں سے ہمارا ہوا نشین شخص و تقویٰ شعسار اکابرین و اعلیٰ و اعلیٰ و اعلیٰ لنگار یہ حقیقت ہو رہی ہے آشکار نور حق سے خوب روشن ہیں ہمارا وہیں حق کو دل رہا ہے افسار ملک روحانی ہیں دیکھو انتشار صلح کے شہزادے عالی وقار ہر گھڑی ہر دم مسال و ہمارا اور سلاموں کے تھا افسار بار

ان کی برکت سے ہوا یہ و ان نصیب جس میں خوشیاں مل گئی ہیں بے شمار محتاج کما عا۔۔۔ خدا کے نام: عبدالرحیم راجھور

۱۰ سے خیر رسل قریب تو معلوم شد دیر آمدہ۔ زور دور آمدہ!



# عشق رسول عربی ﷺ اور حضرت مصلح موعودؑ

یا صدیق شہید عربی ہے : یا احسب ہندی کی ہے وفا  
باقی تو پرانے قصے ہیں : زندہ ہیں یہی افسانے دو

از مآثر مملوئی حکیم محمد دین صاحب ہید ماسٹر مدرسہ اہمیتہ قلیات

**یوں ہے تو آفتاب محمدیؐ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بے شمار عشقان گزریے ہیں اور آپ کا وجود ہی عاشق گزرتا تھا۔ آپ کے سب سے بڑے عاشق جبرائیلؑ تھے۔ یہی حضرت سفیر اور تادم مقام رکھتے تھے یعنی حضرت مسیح موعودؑ اور علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے امتیابی کے جلیل القدر مقام پر فائز فرمایا آپ کی اس شان کا اظہار ان الفاظ میں فرماتے ہیں:**

صدیق اولیٰ و سنیہ ہم دریں پاد و تن  
و انی مسیح ناصری از دم ادبے مشاہد  
حضرت مصلح موعودؑ کی پیشگوئی اس حقیقت کے ثبوت کے لیے ایک نشان تھی جسے حضرت مسیح موعودؑ علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے علم پاکر زندہ نشان قرار دیا ہے۔ اس پیشگوئی میں حضرت مسیح موعودؑ علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ وہ نشان علم پاکر خبر بھی وہی تھی کہ "وہ نشان زمانہ میں تیرا نظیر ہوگا" یعنی جیسی حضرت مسیح موعودؑ علیہ الصلوٰۃ والسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے بڑے عاشق ہیں حضرت مصلح موعودؑ بھی آپ کے زمانہ میں زمین و آسمان کے حضرت مصلح موعودؑ آپ کے اس خدا داد وصف کا اظہار اپنے کلام میں یوں فرماتے ہیں۔

لیا کیوں درویشی پروری و داداری بزرگوار  
نگاہ درتالی میں نہیں تہی مقبر و رہتاروں

**عشق رسول کا ایک اور بڑا وصف کلام**

نقش یا پرچم کے لیے گا ایک دن  
بیوردی سے اس کی محبت خدا پر ہوا  
میں در مالک پر چھٹے ہم دکھائے ننگ  
ہل کس تو زانو پناہی رسا ہو جائے گا  
عشق کو اولیٰ دل میں جگہ ہو کر بیرون  
یا دگر اولیٰ تو تو پہنچا کیے کیا تر با کا  
۲۵ جون ۱۹۰۸ء

(۱) محمدیہ باری جاں خدا ہے  
کردہ کوئے صنم کا رہنا ہے  
میرا دل اُس نے روشن کر دیا ہے  
اندھیرے گھر کا چراغ وہ دیا ہے  
بیرا برادر وہ ہوشیار باں احسد  
میرے دل کا یہی اک تر ہے  
اُس کے عشق میں لگے مری جاں  
کہا دیا میں بھی اک خزا ہے  
جگہ اس بات پر ہے خیر محمد  
میرا عشق محبوب خزا ہے

(۲) میرے دل میں محمدؐ اس کے نام ہیں  
نئے پیمانوں کے پیام سے کیا کام  
پھر میں نام زمان کے ساتھ آؤں  
میرا عشق ہے جس میں مجھے دم سے کیا کام  
لے لے مجھ سے ہم جیسا کہ دگر کار

(۳) میں تیرا عاشق تیرا دلدادہ ہوں  
گو ہیں غالب و دگر ہے جاں ایک  
کیون نہ ہو ایسا کہ خادم زادہ ہوں  
میری الفت بڑھ کے ہر الفت سے ہے  
تیری رہ میں مرنے پر آمادہ ہوں

**پیشہ آریاں مذہب کی تعظیم و احترام میں**

ہندوستان میں اسے دل نہ ہو بزرگوں پر  
جگہ ہوتے رہتے تھے اس کے بارہ میں حضرت  
سید محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اپنے  
اولیٰ زمانہ میں کورنٹ دکھا کر توجہ دلائی تھی  
اور اس تعلق میں متعدد تہذیبی حکمت وقت  
کے مسائل رکھیں۔ مگر افسوس ہے کہ حضرت  
نے اس وقت اس اہم امر کی طرف پوری  
توجہ دی اور ملکی حالات بدستور بگڑنے لگے  
اس دل آزاری کا سب سے بڑا مظاہر  
ہمارے مقدس رسول آنحضرت صلی اللہ علیہ

صلح موعودؑ کے خلاف ہوتا تھا۔ جب حضرت مصلح موعودؑ کا زمانہ خلافت آیا تو آپ نے سب سے پہلے حضرت کو اس خردی اصلاح کی طرف توجہ دلائی  
تھی اس کا مقصد انہیں مستعد بنانے  
اور آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف  
کئے گئے آزار سے بچانے کے لیے مسلمانوں کے دل  
چھینی ہو گئے ایک ایسے ہی صنف نے رنگ  
رسول نامی کتاب شائع کی کہ اس میں  
مقدس باقی اسلام کی شان میں مروجہ  
ناپاک و لہذا اور اشتعال انگیز باتیں لکھی  
اس کے بعد مسلمانوں میں ایک اور ناخوشگوار  
واقعہ رونما ہوا اس نیکو فہم حادثہ پر ایک  
طرف تو حضرت مصلح موعودؑ نے حکومت کو توجہ  
دلائی۔ دوسری طرف غلط اقدام کرنے والوں  
کے فعل پر بھی تادم فرمائی اس کے بعد مگر  
بیکر رسالہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ایک دل آزار  
ضمیمہ شائع ہوا۔ جب حضرت مصلح موعودؑ  
نے اس خط ناپاک پر کرم کرکے تمام کے لئے  
ایک جرمے سرکار کا پروردگار سے فرمایا جس میں  
حکومت اور ملک دونوں کو اس کرم غلطی سے  
سزا عطا کی گئی۔ آگاہ فرمایا اور مستقل مرتب  
باب کی بہترین تہذیبی زبان کے ساتھ  
کرم اور ادھر اپنے لفظوں میں یہ حق جملے کے زور  
پائے لکھتے اور میں میں اس کے بارہ میں حالات  
آج کل کے سدباب کی کوشش فرماتی ہیں  
سے نتیجہ میں تہذیبی تبدیلی ایک نئی روشنی  
کرا دی گئی تھی۔ بخش حدیث سے تقابلی اصلاح  
کی طرف ایک عین قوم تھا جو آپ کی شخصیت  
اور درمندانہ کوششوں کا بہترین ثبوت تھا  
جسے ملک کے مجاہد ملت نے دور کی نگاہ سے  
دیکھا۔

پھر آپ نے ال حربیہ و محرمات کا  
جرم جہالت کی پیداوار ہونے میں مستقل  
باب کرنے کے لئے مسلمانوں کو اس میں ایسا  
قدم اٹھایا جو مسلمانوں کو صرف مسلمانوں کے  
ساتھ بلکہ دوسری غیر مسلم قوم کے ساتھ  
بھی محبت اور مہربانی کی پختہ زنجیر میں  
پرونے والا تھا۔ اس اصول کے تحت آپ  
نے یہ تجویز فرمائی کہ ہر قوم اپنے اپنے پانی

اور پیشوا کی سیرت و سوانح بیان کرنے کے  
لئے سال میں ایک دن مہیا کر کے اس دن  
صرف اس مذہب کے سیرت بلکہ دوسرے مذہب  
کے متبعین میں ایک پلیٹ فارم پر کھڑے  
ہو کر اس مذہب کے پانی کے بائزہ حالات  
دیکھ کر سنائیں تاکہ لوگوں کے دلوں سے  
بگڑاؤ اور نفرت کے جذبات دور ہو کر ان  
کی جگہ حسن فطری اور محبت کے جذبات پیدا  
ہو جائیں۔ اسی طرح آپ نے آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور حالات سناتے  
کے لئے بھی سال میں ایک دن مقرر فرمایا  
چنانچہ اس وقت سے آج تک ہر ماہ اہدیہ  
نہایت باقاعدگی سے اس پر عملی کر رہی ہے  
اور بڑی خوشی کی بات ہے کہ کئی تہذیب اور مذہب  
میں سکھ صاحبان اور مسلمان صاحبان ان  
مطلوبوں میں شریک ہو کر آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور پاک تعلیم اور پاک تہذیب  
کے حالات سناتے ہیں جن سے غلطی  
خداوند کے فضل سے بہتری کی طرف مائل  
ہو رہی ہے۔

آپ کا یہ کارنامہ آپ کے دل میں  
پیشوا اپنی مذہب کے ذلی احترام اور  
کرم معلم کے عشق و محبت کا ہی کھوپڑے  
ملتا ہے اس لئے ان پر رحمت خدا کرے

**عشق و محبت کا عملی اظہار**  
**اور قسری پابندی**

سیدنا حضرت مصلح موعودؑ فرماتے ہیں،  
"میں نے اپنے میں متارہ بینا بنائے تھے  
خبر میں تیرا مجھ میں لاجورد تھی۔ اللہ تعالیٰ  
تو تک کرم میں فرماتا ہے کہ جس نے  
اس میں سے کرم لیا وہ اس سے کرم لیا  
الحرام اس کے لئے ہے اور اللہ تعالیٰ  
اللہ تعالیٰ جو کرم اس سے لیا ہے  
میں آیتنا کہ جو اللہ تعالیٰ سے  
الہامی ہے۔"

(نئی اسرائیل پارہ ۱۵)

یعنی پاک وہ خدا۔ یہ جزا توں رات مجھ سے  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد حرام  
اتھی تاکہ لے گیا جس کے ماحول کو بھی ہم  
نے برکت دے دی۔ اتنی کے سنی دور کی  
مسجد کے میں اور رات کی تاریکی سے زندہ کی  
ظہر فرادے جیسا جو اس میں پہلی اور  
جس نے مسلمانوں کی بنیادوں پر لایا اس  
پیشوا کو پورا کرنے کے لئے مسجد اقصیٰ میں  
ایک عینا بنایا گیا۔ وہ عینا ظاہر میں  
اور پونے کی ایک عمارت ہے کہ حقیقت  
اس اقرار کا ایک نشان ہے جو اس زمانہ میں  
ہر آدمی نے اپنی زبان حال سے کیا ہے اور  
عینا کے ذریعہ ہر آدمی نے اقرار کیا ہے کہ  
(باقی ملاحظہ)



# ایک مصلح عظیم کا ایک عظیم مقام

مذکورہ مولوی عبدالحق صاحب فضل مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

ایک بھائی مصلح اللہ تبار کی عظمت کا اندازہ اس قدر سے کیا جا سکتا ہے کہ یوں ترین حالات میں بھی اس کے پاس استقلال میں لغزش نہ آنے بلکہ جرأت و بہادری کا عظیم مظاہرہ کرتے ہوئے اس کے قدم ہر آئی آگے ہی آگے بڑھنے دکھائی دیں۔

سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود صاحب دہلی (رکنی المصلح اللہ) یعنی اللہ کے نبوت و سیادت کے نقوش اب کی ولادت سے بھی تین سال قبل اللہ تعالیٰ کے پاک الفاظ میں اس طرح فرم فرمایا کہ کائنات ہی اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا وہ صاحب ہستی

اللہ بکلیت اور دولت پر کا... وہ کلمہ افرج ہے کیونکہ خدا کی رحمت و مہربانی نے اسے اپنے کلمہ مجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت زمین و زمین پر گیا اور وہ عالم کا عالم اور ظاہر و باطن سے پڑ گیا جسے گا اور وہ تین گویا کرنے والا ہو گا... نور آتا ہے فوج جس کو خدا نے اپنی رضا مندی کے عطر سے مسح کیا۔ ہم اس میں اپنی لوح و لیس کے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہو گا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اس کے دل کی دستکاری کا موجب ہو گا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ (اشتبہ، ۲۲ فروری ۱۸۸۶ء)

حضرت مولانا صاحب کو والد ہوئے اور جب سے نہیں مانا تھا بلکہ جب میں گیا وہ سال کے قریب تھا تو میں نے مصمم ارادہ کیا تھا کہ اگر میری تحقیقات میں نوری بابت چھوٹے نیکی تو میں گھر سے نکل جاؤں گا۔ مگر میں نے وہی کی صداقت کو سمجھا اور میرا ایمان بڑھ گیا۔ حتیٰ کہ جب آپ فوت ہوئے تو میرے یقین اور ایمان بڑھ گیا۔ (الفضل، ۲۲ جون ۱۹۲۳ء)

تھا۔ اس اقرار کے بعد میں نے کبھی ناراضی چھوڑی گو اس نماز کے بعد کئی سال ایسی بچپن کے باقی تھے۔ میرا وہ عزم میرے آج کے ارادہ کو شکر مانا ہے۔ (الحکم جو بی بی خدیجہ صاحبہ) یہی وہ مدرس مصلح مولانا ہے جو فرما کے ساتھ میں جلد جلد بڑھا اور اسیر دل کی دستکاری کا موجب بنا۔

## ایک متخلص عہد

حضرت مصلح مولانا یعنی اللہ کے اولاد میں اور جاری ہونے کا ثبوت اس مقدس عہد سے بھی ملتا ہے جو حضور نے حضرت سید محمد علی علیہ السلام کے وصال کے وقت پر کیا تھا۔ یہ آیت کی وفات کے معانی یہ ہے کہ... اب سلسلہ جاری ہے گا... تو مجھے یاد ہے کہ میں اس وقت آٹھ سال کا تھا۔ مگر میں نے اسی جگہ حضرت سید محمد علی علیہ السلام کے سرانے کھڑے ہو کر کہا کہ اے خدا! میں نے کوئی نافرمانی نہ کی ہے۔ دل سے یہ عہد کرنا ہوا کہ اگر ساری جماعت اجابت سے پھر جائے تب بھی وہ پیغام جو حضرت سید محمد علی علیہ السلام کے ذریعہ تو نے نازل فرمایا ہے۔ میں اس کو دنیا کے کوئے کوئے میں پھینک دوں گا۔ (الفضل، ۲۲ جون ۱۹۲۲ء) یہ تھا اس مدرس و جود کا وہ عہد جسے خدا تعالیٰ نے اولوالعزم قرار دیا ہے اور جس نے زندگی کے ہر لمحہ پر اس مقدس عہد کو پورا کر دیا ہے۔

## الفضل کا اجر

۲۱ سال کی عمر اور نہایت نامساعد حالات میں اپنے غیر معمولی عزم کا ثبوت پیش کرتے ہوئے جون ۱۹۱۳ء میں حضور نے اخبار "الفضل" جاری فرمایا جو آج تک جماعت احمدیہ کا مرکزی روزنامہ چلا آ رہا ہے اس کے آغاز و اجراء کے متعلق حضور فرماتے ہیں "خدا تعالیٰ نے میری بیوی کے دل میں اسی طرح تحریک کی جس طرح فریاد حضرت اللہ علیہ السلام کے دل میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مودت کی تحریک کی تھی انہوں نے اسی امر کو جانتے ہوئے کہ اخبار

میں ردیہ لگانا ایسا ہی ہے جیسے کونو میں میں پھینک دینا اور خصوصاً اس اخبار میں جس کا جاری کرنے والا محمد ہر جو اس زمانہ میں شاید سب سے زیادہ مذکور تھا اپنے روز پر مجھے دے دیتے کہ میں ان کو فرست کر کے اخبار جاری کروں... میں حیران ہوتا ہوں کہ اگر اللہ تعالیٰ یہ سارا ان پیمانہ کرتا تو میں کیا کرتا اور میرے لئے خدمت کا کوئی اور وارہ کھولا جاتا اور جاہت میں روزمرہ بڑھنے والا فقہ کس طرح دور کیا جا سکتا۔ (الفضل، ۲۲ جون ۱۹۲۲ء) فقہ سے مراد پیغمبری کا حق ہے جو پیغام مصلح اخبار کے ذریعہ سب کو پکارا جا رہا تھا اور پیغام مصلح کو حضور نے اپنے آج اولاد کے لئے پیغام جنگ قرار دیا تھا۔ پھر مال اخبار افضل بھی حضور کے ذریعہ پیغام اور اولوالعزم ہونے کا ایمان ان فرزند نبوت نبی کریم ہے۔

## تحریک انکار خلافت کا مقابلہ

مارچ ۱۹۱۲ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاولؒ کو وصال ہوا۔ اور بعد ازاں اس کا عمر میں سربراہ آئے خلافت ہوئے اس وقت پر تحریک انکار خلافت اپنے اگلیں ہی حدت میدان مبارزت میں آئی اور اسی تحریک کے سربراہ ہونے اور اسی تحریک کے جنوری کو بچھ کر اپنی تحریکیاں کر رہے تھے۔ مولوی محمد علی صاحب کا بیان ہے کہ جس وقت ہم علیہ السلام سے تھے مجھے بھی الہام ہوا تھا کہ قرآن مجید میں خلیفہ خلیفہ مسیح الاولؒ (جہاں کبریٰ) صاحب نے کہا کہ خلیفہ مسیح کے بعد میں نے کہا کہ "مستردوں نے مخالفت کا فرمان برپا کر دیا اور طرح طرح کے بیہودہ الزام لگائے یہاں تک کہ اس کی کہ آپ نے احدیت سے انکار کر دیا ہے اور انہیں کا مال غصب کر لیا ہے... ان اقرارات نے آپ کو جان کے لی... ایک دھتکتا کہ کر شیخ میاں محمد صاحب کو بھیج دی کہ سات آدمی جو اس فقہ کے بانی ہیں... اور جن کا سرخ مولوی محمد علی ہیں۔ یہ ہے میرے جنازہ کو لے کر آئے ہیں۔ اور نہ ہوا

نماز جنازہ پڑھائیں۔ چنانچہ اس پر عمل ہوا۔ میاں محمد صاحب کی کھلی ہونے کے جواب کا تمہ ص ۲۸) اس روایت کے عمل اور ہم مولانا کو مولانا محمد علی صاحب کے جانشین مولانا صاحب منتخب ہوئے۔ یہی تحریک انکار خلافت نے ہی جلد جلد بڑھنے والے کلمہ اللہ کے مقابل پر عبرت ناک شکست کھائی۔

## فقہ احرار

۱۹۱۲ء میں فقہ احرار جن پر تھا۔ علی احرار نے برطانوی حکومت کی پشت پناہی حاصل کر کے قادیان میں ایک جگہ لکھا جس میں احرار کے مرنجیل عطا و اللہ شاہ بنام لکھے ہیں یہ نقلی نام تھی کہ... اس لئے سچ کی بحیروں تمہیں کوئی مانگیں جس سے اب سنا ہے پڑا ہے یہ مجلس احرار ہے اس لئے تمہیں نکرے نکرے کر دیا ہے۔ اس کے مقابل پر حضرت مصلح مولانا رضی اللہ عنہ نے یہ ولولہ انگیز احکام لکھے کہ... میں دیکھ رہا ہوں کہ احرار کے پاؤں تلے صفحہ میں بھی جا رہا ہے۔ واقعی احراریوں کا نہ صرف قادیان سے بلکہ پورے ہندوستان سے زبردوں کی طرح فاقہ ہو گیا۔

## تحریک جلدیہ

اولوالعزم مولانا صاحب نے اپنی پراثر و پیام میں خدائی اللہ کے تحت تحریک جلدیہ کی بنیاد رکھی جس کے ذریعہ سے حاجت احمدیہ زمین کے کناروں تک نہایت مضبوطی کے ساتھ قائم ہو گئی اور الہام الہی کے مطابق سینہ محرو زمین کے کناروں تک شہرت پائی گئی۔ فقہ احرار جن پر ہی افضل بنی صاحب نے آپ کو صاحب شکوہ اور عظمت و دولت اور غیر معمولی ذہین و تسلیم کرتے ہوئے ایک بیان میں لکھا کہ "جستہ ردیہ احرار کی مخالفت میں قادیان خزانہ کے پاس سے اور جو عظیم الشان حدیث اس کی پشت پر ہے وہ بڑی سے بڑی سلطنت کو بل سب میں درہم برہم کرنے کے لئے کافی تھا۔" (اخبار مجاہد ۱۵ اگست ۱۹۲۵ء)

## دراغ ہجرت

۱۹۲۵ء میں آپ قادیان سے ہجرت فرمائے اور دروغ ہجرت کی پشت پناہی پوری



برائی اور اس طرح آپ کے مقدس دہود نے  
۳۱۳ وردیش کی گادیاں کو ایک تاریخی طاقت  
عطا فرمائی جسے پراشورب دور میں جہاں شریکیا  
ہیں کی مسلمان کا بیج جانا باکل غیر ملکن اور محال  
اور جہاں معجزانہ طور پر درویشاں تادیبانی محفوظ  
رہے۔ یہ اس مقدس کی تربیت توحیدی ثابت  
سے جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے شہادت  
مسوخ کیا اور اس تصور کے عالم میں ہی  
تادیبانی دارالامان آج بھی ایک فعال مرکز  
کی حیثیت سے اکناف عالم پر خود نشان  
ہے اور حضرت مصلح موعود علیہ السلام کے اس اہام  
کو پورا کر رہا ہے کہ۔

کر کے رہا دیا کر بڑے بڑے صاحبان علم و فن  
جس میں ان روکے چنانچہ مورخ اسلام  
عبدالقدیر صاحب ایم اے نے اعتراف کیا  
کہ۔ ”میرا خیال ہے کہ ایسا دلیل معلوم  
اسلام کی تاریخ میں دیکھی رکھنے  
و اے اجاب کی نظر سے پلے تھے بھی  
نہیں گزرا ہو کہ۔“  
(اسلام میں انقلابات کا آغاز)  
الغرض حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے  
خدا داد سلاحت سے مقام خلافت کو وہ  
تحفظ عطا فرمایا ہے کہ جماعت احمدیہ میں  
مقدس مقام کے متعلق کوئی اختلاف نہیں  
ہو سکتا۔

”یہ نال تیرے سے اور تیرے سے...  
کے درویشوں کے لئے ہے۔“  
روہ جیسا عظیم الشان شہر بھی  
حضور انورؑ کے غم و جرح کا جینا  
جاگتا ثبوت ہے۔ جہاں سے اس رنگ میں  
منظم اور بے مثال غرور نہایت کامیاب  
تبیخ اسلام زمین کے گوشوں تک کا حاضر  
کے لئے ہے کہ اس کی نظیر نہیں ملتی۔ یہ  
در حقیقت اسماعیلی جلی کا مظاہرہ ہے کہ ایک  
بے ادب و گمراہ وادی میں روحانیت کا علمدار  
شہر آباد کر دیا۔ حضرت یحییٰ موعود علیہ السلام  
کا ایک اہام تھا کہ بیخروج ہجرت و غنم  
دوستی اسماعیلی۔ یعنی مشین ابراہیم  
کا ہم دغم جو اسلام کے لئے ہے وہ ایک  
اسلمین درخت کو نکالے گا۔ یہ درخت روہ  
ہے جو حضرت مصلح موعودؑ اور حضرت ام المومنین  
کے بے مثال غم و قربانی کا نتیجہ ہے قیام  
روہ سے اسلام کا چوتھا اہم مرکز مومنین  
وجود میں آیا اور اس طرح حضرت مصلح موعودؑ  
ان پہلو سے بھی اہام الہی کے مطابق تین  
کو چار کر کے والے قرار پائے۔

### فتح ہماری ہے

۵۳ میں مسلمان کہلانے والے فرتوں نے  
جماعت احمدیہ کو نیست و نابود کرنے کے لئے  
پاکستان میں ایڑی چرنی کا زور لگایا۔ قتل  
وغارت کی غرض سے لاپرواہ احمدیوں کے  
گھروں پر نشان لگا دینے کے لئے ان حالات  
کا دردناک نقشہ حضورؑ نے اپنی ایک نظم میں  
کھینچا۔ جس کا پہلا شعر ہے کہ  
دنیا میں یہ کیا نقشہ اٹھا ہے برے پاملے  
ہر آنکھ کے اندر سے سکھتے ہیں شرارے  
پھر فرمایا۔ ”آپ بھی دعا کریں جس میں  
دعا کرتا ہوں اللہ اور فتح ہماری ہے۔“  
بالآخر چنانکہ پاکستان میں مارشل لا لگ گئی  
مسلمین ہمت پرستہ تحقیقاتی عدالت مولوی  
ابولاعلیٰ مروری اور مولوی عبدالستار زیدی کو تو  
کی سزا سنائی جو بعد میں عفا کر دی گئی۔  
اس مضمون کو حضورؑ کے ایک نہایت دور  
انجیز بیان پر رقم کرتا ہوں جس میں حضور انورؑ  
جماعت احمدیہ سے مخاطب ہیں۔

### مقام خلافت کی حفاظت

مقام خلافت کی صورت نے اس انداز سے  
حفاظت فرمائی ہے کہ ۱۹۵۶ء میں سکین غلا  
اپنے پورے لاؤ لشکر کے ساتھ حملہ آور  
ہوئے مگر دیکھتے ہی دیکھتے ان کے پر وبال  
بیاد سنورا ہو کر کبھر کے حذر نہ رہا نہ حال  
دستقبل کے لئے ہی مقام خلافت کی حفاظت  
کاملے نظیر اور معجزانہ کارنامہ انجام نہیں دیا بلکہ  
زمانہ تاریخی میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور  
صحابہ کرامؓ پر ہونے والے تمام اعتراضات  
کارڈ بھی اس انداز سے فرمایا کہ شاید ہی  
سید اللہ بن سبا اور اس کے باغی اور مقصد  
ساقیوں کی سازشوں اور فتنہ انگیزوں کو  
کسی نے ایسا بے اعتبار کیا ہو آپ نے  
تاریخ اسلام کی گتھہ کو بڑیوں کو اپنے  
معرکہ انوار ایسی کج اسلام میں اختلافات  
کا آغاز ”یہ اس طرح جوڑ کر اور دیو

## عشق رسول عربیؐ اور مصلح موعودؑ: بقیہ صفحہ ۱۱

### جماعت کو نصیحت

”میں اپنی جماعت سے کہتا ہوں اور میں  
نے پہلے بھی کئی دفعہ نصیحت کی ہے اور اب  
پھر کہتا ہوں کہ تمہارا سب سے بڑا مقصد  
یہ ہونا چاہیے کہ خواہ کنہاں چھوٹا بھی مگر  
ہر حال تم اپنے دائرہ میں چھوٹے نمبر میں  
جاؤ۔ جس دن تم میں سے ہر شخص اپنے آپ  
کو ایک چھوٹا محمد بنانے کی کوشش کرے  
گاجس دن تم اپنے بیٹھے اور بیٹھے چرتے  
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تقدیر  
بن جاؤ گے اور جس دن تمہارا زندگی میں  
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعمال  
کی جھلک پیدا ہو جائے گی۔ زمانہ سب سے  
کی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زندہ  
ہیں۔“ (سیرت رضی اللہ عنہم ص ۱۶۶)

### رؤیا کشوف میں حضورؑ کی زیارت

فرمایا:۔  
”دیکھو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت  
ہو چکے ہیں۔ اور اب آپ کے اور ہمارے  
درمیان چودہ سو سال کا فاصلہ حاصل  
ہو چکا ہے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو یہ  
فصلت حاصل تھی کہ ہر سال رسول کریم صلی  
اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور آپ کی باتوں کو اپنے  
کاہنوں سے سنا لیکن شیخ ہمارے دوران میں  
بھی کہ گدیوں پیدا کرتا ہے ہم زمانہ کے لحاظ  
سے بیٹھے ہیں۔ لیکن عشق کے لحاظ سے کہیں  
نہیں چنانچہ باوجود اس کے کہ رسول کریم صلی  
اللہ علیہ وسلم کے زمانہ پر صدیاں گزر چکی ہیں  
پھر بھی خدا تعالیٰ ہمیں خوابوں اور کشوف کے  
ذریعہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر  
تک پہنچا دیتا ہے اور ہم بھی اس کیف اور  
سے اپنے عشق کے مطابق حصہ پالیتے ہیں۔  
جس کیف اور سرور سے صحابہ کرامؓ نے حصہ پایا  
خود میں نے متعدد بار رسول کریم صلی اللہ علیہ  
وسلم کی زیارت کی اور کئی دفعہ تو آپ صلی  
تحت سے پیش آئے ہیں کہ اسے دیکھ کر تمام  
جسمانی کوفت دور ہو جاتی رہی۔“

### (سیرت رضی اللہ عنہم ص ۱۲۹)

### حضرت مصلح موعودؑ کی دعا

ہاں مختصر مضمون کو رقم کیا جاتا ہے۔  
”اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مجھے بھی اور  
آپ لوگوں کو بھی اپنی زندگیوں کو اللہ کے رفیق  
عطا فرمائے تاکہ نور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم کے ذریعہ ہم نے پایا ہے وہ دنیا میں زیادہ  
سے زیادہ بیٹھے اور ہم اپنی زندگیوں کو اللہ  
کا رخ کا دیں وہ کر اس بات پر یقین کر لیں کہ  
اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت قائم کر دی ہے آئینہ و آخرت و لوگوں ان اللہ تعالیٰ رب العالمین“

میں اس تاریخی اور عظمت کے زمانہ میں محمد صلی  
اللہ علیہ وسلم کو اپنے گھر میں پناہ دے رہا ہوں  
آج میں اسلام کے لئے ہر قربانی کے لئے  
تیار ہوں اور ایک لمحہ بھی میری زندگی پر ایسا  
نہیں آئے گا جب میں اس فریضہ کو نظر انداز  
کر دوں۔ حضرت یحییٰ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام  
کا یہ اہام بھی اس کی تصدیق کرتا ہے۔  
”رسول اللہ پناہ لائیں ہوتے  
قلعہ مند میں۔“ (تذکرہ ص ۱۶۶)

”پناہ جتنی ظلمات کے وقت یعنی رات کو ہی  
لی جاتی ہے پس جس طرح سورہ نجم سے رسول  
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اشارہ ہوا تاوقت ہے  
مسجد اقصیٰ میں مینار بنانے کے لئے مٹی میں کہ  
جماعت احمدیہ نے پھر دوری مرتبہ ہونے کے  
الفار کی طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
کو اپنے اندر پناہ دینی ہے اور ہر احمدی نے  
آپ کی حفاظت کا اور آپ کے گرد اپنے  
جاہلین کو دینے کا اقرار کیا ہے جس اثر کو  
پورا کرنا آج ہم میں سے ہر شخص کا فریضہ ہے۔“  
(سیرت رضی اللہ عنہم ص ۱۶۶)

### آنحضرتؐ کے مقام کی عظمت

فرماتے ہیں۔  
”تھوڑے دن ہونے ایک مسلمان اخبار  
میں میں نے پڑھا کہ مرزا صاحب نے حضرت  
یحییٰ ناھری علیہ السلام کی کتنی بڑی تہک کی  
ہے وہ کہتے ہیں  
ابن عربیؒ کے ذکر کو چھوڑو!  
اس سے بہتر غلام احمد ہے  
حالات کو واقعہ یہ ہے کہ جب تک وہ لوگ جو علی  
تہ اعلیٰ حارج رو جانہ کے حامل ہیں اور  
اللہ تعالیٰ کے قرب کے بلند ترین مقام کو  
ٹلے کر چلے ہیں یہ رہیں کہ ہم نے جو کچھ حاصل  
کیا ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی  
غلامی میں حاصل کیا ہے اور یہ کہ اس قدر ترقی  
کرنے کے باوجود ہم اب بھی محمد رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم کے غلام اور آپ کے خاک پاہی  
اس وقت تک مقام محمدی کی فضیلت کس  
طرح ثابت ہو سکتی ہے اور نہ ختم نبوت کی  
حقیقت روشن ہو سکتی ہے کوئی عیبی کا  
نریہ اس پر برا مناتا ہے تو بیشک برسانے  
ہم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام  
ہیں اور ہم جانتے ہیں کہ محمد رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم کا ایک سچا غلام بڑے سے  
بڑا مقام حاصل کر سکتا ہے اور جتنا بھی  
بڑھنا چلا جائے گا محمد رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کے ازار سے ہی استفادہ کرے گا۔“  
(سیرت رضی اللہ عنہم ص ۱۶۶)



# سیدنا حضرت محمد المصالح الموعودہ اور عالم اسلام

از کرم مولیٰ محمد شمس صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مدرّس

خدا تعالیٰ نے سیدنا حضرت سید محمد مصباح موعود علیہ السلام کو مصلح موعود کے بارہ میں عظیم الشان بشارت دی تھی اس میں آپ کا ایک علامتی نام مظهر الحق یعنی حق و صداقت کو غلبہ بخشنے والا بیان فرمایا ہے۔ گویا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے وجود یا برکت کو غلبہ اسلام کے ساتھ لہر اٹھانے کا۔

خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں غلبہ اسلام پر ادیان باطلہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ **كَهُوَ الَّذِي اَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدٰى وَرَبِّئِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَ لِكَوْنِ الْحَقِّ الْغَلْبُ**۔ (المصف آیت نمبر ۱) یعنی خدا تعالیٰ نے ہی اپنے ایک مامور کو بشارت اور دین حق کے ساتھ بھیجا ہے تاکہ اسے تمام ادیان پر غلبہ بخشنے۔

اس آیت میں بیان فرمودہ غلبہ اسلام کا پیشگوئی کے طور کے بارے میں مفسرین کی رائے ہے کہ **ذٰلِكَ سَمْعٌ خَرَجَ مِنْ عِلْمِي** (ابن جریر طبرستان ۱۵/۲۲۱) اور **جَمِيْعٌ خَرَجَ مِنْ عِلْمِي** (ابن جریر طبرستان ۲۵/۲۵۲) نیز **ظَلَمَ** (ابن جریر طبرستان ۱۳۸/۱۳۸) گویا غلبہ اسلام حضرت مصلح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ہوگا۔

مذکورہ غلبہ اسلام کی پیشگوئی مفسرین **اَسْمَهُ اَحْمَدٌ** والی پیشگوئی کے متعلق آئی ہے۔ اس کی اگلی آیت میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے **يُرْسِلُ دَلٰلًا لِّيُطْفِئُوا نُوْرَ الْاِسْمٰءِ بِاِقْوَامِهِمْ وَاَللّٰهُ مُتَمَمُّ الْوَعْدِ**۔ (آیت نمبر ۱۹) یعنی وہ بزرگ (یعنی) جانتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے اس نور کو اپنے نور کی چوٹوں سے بجھا دیں لیکن خدا تعالیٰ اپنے اس نور کو پایہ تکمیل تک پہنچانے والا ہے۔

اس آیت کے تحت بتایا گیا ہے کہ حضرت احمد علیہ السلام کے ذریعہ دنیا میں دوبارہ قائم ہونے والے نور محمدی کو اپنے منہ کی چوٹوں سے اپنی مناظروں، مباحثوں، تقریروں اور کفر کے نمودوں سے ختم کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ لیکن خدا تعالیٰ اس نور کو کامل طور پر اکناف عالم میں پھیلانے والا ہے۔

نور خدا ہے کفر کی حالت پر خدا زن چوڑوں سے یہ چراغ بجھایا جائے گا

غلبہ اسلام کیلئے آپ کی ٹرپ

چونکہ خدا تعالیٰ نے آخری زمانہ میں غلبہ اسلام کو آپ کے مقدس وجود کے ساتھ وابستہ کر رکھا تھا اس وجہ سے بچپن سے ہی آپ کے اندر ساری دنیا کو حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے شخصیت سے جمع کرنے کی تڑپ پائی جاتی تھی۔ آپ کی برتھ ڈے اور تحریروں میں یہی عزم اور دلاور مزاج نظر آتا تھا چنانچہ آپ فرماتے ہیں:-

”میں چھوٹی سی عمر میں ہی ایسی دعائیں کرتا تھا اور مجھے ایسی حرص تھی کہ اسلام کا جو کام بھی میرے ہاتھ سے ہو۔ میں اپنی اس خواہش کے زمانہ سے واقف نہیں کہ کب سے ہے۔ میں جب دیکھتا تھا اپنے اندر اس حرص کو پاتا تھا اور دعائیں کرتا تھا کہ اسلام کا جو کام ہو میرے ہی ہاتھ سے ہو۔ پھر اتنا ہو کہ قیامت تک کوئی زمانہ ایسا نہ ہو کہ جس میں اسلام کی خدمت کرنے والے میرے شاگرد نہ ہوں۔۔۔۔۔ میں خدا کا شکر کرتا ہوں کہ اس نے میری ان دعاؤں کے جواب میں بڑی بڑی بشارتیں دی ہیں۔“

مضبوط خلافت صائم غلبہ اسلام کی اس عظیم الشان مہم میں کامیابی حاصل ہونے کا بھی آپ کو کامل یقین تھا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:-

”خدا بڑی عزت کے ساتھ میرے ذریعہ اسلام کی ترقی اور اس کی تائید کیلئے ایک عظیم الشان بنیاد قائم کر دے گا۔ میں ایک انسان ہوں۔ میں آج بھی مر سکتا ہوں اور کل بھی مر سکتا ہوں لیکن یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ میں اس مقصد میں ناکام رہوں جس کے لئے خدا نے مجھے کھڑا کیا ہے۔“

(المنفصل ۱۸ فروری ۱۹۵۸ء)

یہ تڑپ نہ صرف آپ کی ہمیشہ بے قرار رکھی تھی بلکہ آپ اپنی جماعت کو جس اس تڑپ اور بے چینی میں مبتلا دیکھنا چاہتے تھے۔ چنانچہ آپ اپنی جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

”لے سبایو! اور سبوا خدا

نے ہیں اس لئے پیدا کیا ہے کہ تمام اس کے جلال کے مظہر ہوں اور تمام ہم اس کی صفات کو اپنے اندر جذب کریں جب تک ہم اس مقصد کو پورا نہ کریں ہم ہرگز کامیاب نہیں ہو سکتے۔“

”لے سبایو! میں تم کو بشارت دیتا ہوں کہ خدا کی رحمت آج اسی طرح جوش میں آئی ہوئی ہے جس طرح آج سے سینکڑوں سال پہلے وہ جوش میں آئی تھی جس طرح وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں جوش میں آئی تھی۔ سچ نامہری علیہ السلام کے وقت میں جوش میں آئی تھی داؤد کے وقت میں جوش میں آئی تھی موسیٰ کے وقت میں جوش میں آئی تھی۔ ابراہیم کے وقت میں جوش میں آئی تھی۔ آج کے وقت میں جوش میں آئی تھی۔ اس کی معرفت ہر طرح کی پہلے نبیوں کے زمانے میں چڑھا کرتا تھا۔۔۔۔۔ پس باہر نکلا اور مکروں کی بند ہو گئی بجائے عالم روحانی کی وسیع فضا میں خدا کی رحمت کی صفائی اور منظر ہوا سونگھو اور اس کی معرفت کے سورج کی خوشگوار روشنی اور چمک سے اپنی آنکھوں کو منور کر دو کہ وہ روز روز نہیں چڑھا کرتے۔“

”ہاں ہاں۔ لے مشرق و مغرب کی زمینوں میں بسنے والو سب خدائیں ہو جاؤ اور اندر کی کودلوں سے نکال دو کہ آخروہ دو ہاں جس کی تم کو انتظار تھا آگیا۔ آج تمہاریلئے لئے غم اور فک جاتز نہیں آج بھائے لئے حسرت و اندوہ کا موقع نہیں بلکہ قرضی اور شادمانی کا زمانہ ہے مایوسی کا وقت نہیں بلکہ امیدوں اور آرزوؤں کی گھڑیاں ہیں پس تمہاریں کے سنگھار سے اپنے آپ کو زینت دو اور پاکیزگی کے زیوروں سے اپنے آپ کو سجادو کہ تمہاری دیرینہ آرزو میں بر آئیں اور تمہاری صدیوں

کی خواہشیں پوری ہوں۔۔۔۔۔ تڑپ خود چل کر تمہارے گھروں میں آگیا اور تمہارا مالک آپ تمہاری رضا مندی کا طالب ہوا۔ اور اہم سبب اپنے چوں والے تنازعات کو بخوبی کراس کے فرستادہ کے ہاتھ پر جمع ہو جائیں اور اس کی حد کے ترانے گائیں اور اس کی تار کے قصبے پر بڑھیں اور اس کے دان کو اسی مضبوطی سے پکھلائیں کہ پھر وہ یار یگانہ کبھی ہم سے جدا نہ ہو آمین“

(احمدیہ یعنی حقیقی اسلام) الغرض سیدنا حضرت محمد المصلح الموعود نے اپنی پر جوش تقاریر اور ولولہ انگیز تحریر کے ذریعہ ہر احمدی کے قلب کی گھڑائیوں میں غلبہ اسلام کی تڑپ اور آرزو و ولایت فرمائی۔ جس سے نتیجہ میں احمدی بجا ہدوں فی سبیل اللہ با موالہم و انفسہم کے مطابق اپنا سب کچھ آپ کے قدموں پر چھاد کر رہنے کے لئے تیار ہو گئے۔

عالمگیر منصوبہ

آپ نے اس سبب خلافت پر متمکن ہوتے ہی اکناف عالم میں تبلیغ اسلام کا ایک وسیع منصوبہ تیار فرمایا جس کے تحت تعمیر مساجد، قیام دیار تبلیغ، تبلیغ کی تیاری، وسیع پیمانے پر اسلامی اشتیاق کی اشاعت اور سب سے بڑھ کر قرآن پاک کے تراجم جیسے عظیم الشان کام ہونے آپ کے عہد با سعادت میں دنیا کی ترقی یافتہ برآمدن اور غیر متدن قوم اور مملکتوں میں مساجد اور ایشن ہاؤسوں کا قیام عمل میں آیا۔ امریکہ اور یورپ کے مختلف ممالک و برطانیہ، فرانس، جرمن، ہالینڈ، سوئٹزر لینڈ، سپین، ہانگ کانگ، البانیہ، اٹلی، پولینڈ، وغیرہ) نیز تاریک براعظم مغربی و مشرقی افریقہ، عرب ممالک، مصر، فلسطین، شام، عراق) اور مشرق وسطیٰ (انڈونیشیا، ملائیشیا، برما، سری لنکا وغیرہ) تمام ممالک میں دیار تبلیغ اور مساجد تعمیر ہو کر غلبہ اسلام کے سامان پیدا ہوتے۔ اسی طرح جن فضاؤں میں پہلے صرف گرجا گھروں کا ہی گھنٹیاں گونجتی تھیں دہلیں پر اب مساجد کے بلند دیوالا مناووں سے روزانہ پانچ بار اللہ اکبر اللہ اکبر کی نیریں اور حمد آفریں آواز بلند ہونے لگی۔ اس عظیم الشان روحانی انقلاب کا ذکر کرتے ہوئے الحاج جناب عبد الوہاب عسکری عراقی

(باقی صلا پر)



# حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکمل علم و معرفت

از مکتبہ شمیمہ اسلام صاحب ٹاڈکے صدر جماعت احمدیہ سر ہینگری (کشمیر)

"لے خدا میں تجھ کو حاضر نظر جان کر تجھ سے سینے دل سے یہ عہد کرتا ہوں کہ اگر ساری جماعت احمدیت سے پھر جائے تب بھی وہ پیغام جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعے نازل فرمایا ہے میں اس کو دنیا کے گوشے گوشے میں پھیلاؤں گا۔"

یہ ہیں وہ الفاظ جو ایک ایسے سارنوجوان نے اپنے والد ماجد کی وفات پر ان کے سر ہانے کفر سے ہر کہے تھے۔ یہ نوجوان وہی مصلح موعود تھا جن کی نسبت اس کی پیدائش سے قبل اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب اکبر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی فرزند جنس سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ السلام کو یہ عظیم الشان خوشخبری "ظافرمانی" بھی کہی۔

وہ نعمت زمین و آسمان مبارک اور عظیم ظاہری و باطنی سے ہم پر کیا جائے گا؟ (اگست ۱۸۸۶ء فروری ۱۸۸۷ء)

سیدنا مصلح موعود حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد فیلیف مسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن کی ذات گرامی کے ساتھ یہ پیشگوئی تعلق رکھتی ہے کی ولادت پیشگوئی کے عین مطابق ۱۱ فروری ۱۸۸۳ء کی آیت سبحانی اور نورانی صبح کو ہوتی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی درد بھری دعاؤں میں اللہ تعالیٰ سے اس جنیل القدر فرزند کے لئے وہی کچھ مانگا برفشہ اتلے نے انہیں عطا فرمایا تھا اور ان پر انہیں قرآن اور معرفت حق اولین عطا ہے جہاں تک انسانی ذکر نصوات اور تاثرات کا تعلق ہے سیدنا حضرت مصلح موعود کی پوری زندگی ہی "بین خانہ تمام آفتاب است" کی مصداق ہے۔ آئیے اذیر نظر مفہول میں آپ کے لکتہ ہائے معرفت کے گرانہا خزانے کی سطح (TIP OF THE ICEBERG) کو کھرنے کی کوشش کریں۔

دہلی میں آپ کے ارشاد پر جامع مسجد میں ۱۱ مارچ ۱۹۶۹ء کو جو جلسہ منعقد کیا گیا تھا اس میں مخالفین نے انتہائی کوشش کی تھی کہ یہ جلسہ نہ ہونے پائے۔ لیکن حضور پروردگار ایک اعلیٰ منتظم تھے آپ نے اپنے فدام کو ہدایات دیں کہ حفاظت کا انتظام کس طرح کریں اور ذہنیت اطمینان سے اپنی تقریر

کو جاری رکھا اور مخالفین کے ملار کو اس جلسہ میں چیلنج دیتے ہوئے فرمایا۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی جس پیشگوئی کے پورا ہونے کا ذکر میں اس کرنا چاہتا ہوں اور جو مصلح موعود کے متعلق ہے اس میں ایک علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ ظاہری اور باطنی علوم سے پر کیا جائے گا اور یہ ایسی واضح علامت ہے کہ جسے بارانی معلوم کیا جاسکتا ہے۔ میں جسے خدا تعالیٰ نے اس پیشگوئی کا مصداق قرار دیا ہے تمام علماء کو چیلنج دیتا ہوں کہ میرے مقابل پر قرآن کریم سے کس مقام کی تفسیر لکھیں اور بتھنے توڑوں سے ادب بینی تفسیر دل سے چاہیں بد لیں مگر خدا کے فضل سے پھر سبھی مجھے فتح حاصل ہو گی۔"

والغفل ۱۳ اپریل ۱۹۱۲ء (۱۹۱۲ء)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی پیشگوئی کس طرح پوری ہوئی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعائیں کیسے قبول ہوئیں یہ اس حقیقت سے مترشح ہے کہ حضور کو کسی ذیوی یونورسٹی یا علمی ادارے کی سند حاصل نہیں تھی جہاں سے آپ نے "علوم ظاہری و باطنی کسب کئے ہوں آپ کا علم قرآن خالصتہً وہی تھا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ سے روایت کیا گیا تھا اس بات کا اعتراف احمدیت کے مشہور ترین مخالف مولانا ظفر علی خان صاحب سے نئے جن کے اخبار "زمیندار" کے کالم "ہیئت احمدیت کی نزاعیت و تشہیک کے لئے وقف رہتے تھے لیکن حقیقت کا اعتراف بادل ناخوامتر نہیں بھی کرنا پڑا۔ حق بزبان جاری۔ والغفل ما شہدت به الا عداد۔ ایک موقع پر احمدیت کے مخالفین کو مخاطب کرتے ہوئے لکھتے ہیں "کان کقول کرسنوا تم اور تمہارے لئے بندھے ہر زاخورد کا مقابلہ قیامت تک نہیں کر سکتے۔ ہر زاخورد سے پاس قرآن ہے۔ قرآن کا علم سے تمہارے پاس کیا دوسرا ہے۔ ہ تم نے کبھی خواب میں بھی قرآن نہیں پڑھا۔"

(ایک حرفناک سازش ۱۹۱۳ء) (۱۹۱۳ء) زندگی کے در میں جب بچپن جوانی کی عمر کو چھو رہا تھا۔ قرآن کا یہ علم آپ میں

موجود تھا۔ عام حالات میں یہ زبان حصول علم اور سیر و تقریر اور ہجو و تعجب کا وقت ہوتا ہے۔ لیکن مصلح موعود اس عمر میں سبھی بقاؤں قرآنی تقاضا و معارفہ بیان فرماتے تھے سامعین اس درس سے جس حد تک استفادہ کرتے تھے اور محفوظ ہوتے تھے اس کا کسی قدر اندازہ حسب ذیل اقتباس سے کیا جاسکتا ہے۔ جو محترم محمد ایزد بہانی لکھے (پبلیکٹیو) نئی دہلی کی ایک مطبوعہ یادداشت سے لیا گیا ہے معروف سنہ ۱۹۱۹ء کی موسمی تعطیلات کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں "مجھے اس درس میں صرف چند روز ہی شامل ہونے کا موقع ملا حضور نے قرآن کریم کی نہایت ہی اعلیٰ بیب کے معارف و حقائق بیان فرمایا ایک طرف تو لا یحشہ الا المصطوفان کے مطابق اپنی پاکیزہ زندگی کا ثبوت دیا اور دوسری طرف کسی مشکل مقام قرآن مجید کے سنی اصنوم کرنے اور سمجھنے کے لئے دعائیں کرنے اور پھر اس کا مل پانے کا ذکر فرمایا کہ اپنے عشق قرآن شریف اور تعلق باللہ کا ثبوت دیا.....

.....  
الغرض اس تپیل عرصہ میں جو پیر حضور کے عشق و نہیم قرآن طہارت تقویٰ تعلق باللہ اجابت و ایمان اور زندگی کا گرا اثرو ہوا جو کہ بارہ روز مرد روزانہ کے دل سے ہرگز دور نہیں ہوا اور یہی اثر تھا جو کہ بفضلہ تعالیٰ حضور کو حلیف برحق ماننے میں کام آیا الحمد للہ یعنی ذللہ۔  
(سوانح فضل عمر جلد اول ص ۱۳۱) یہ چشم معرفت آپ کی زبان سے کیسے جاری ہوا۔ اور وہ کونسی پریورسٹی اور ادارہ تھا جہاں سے آپ نے یہ نہیں پایا تھا حضرت مصلح موعود اس تعلق میں خود فرماتے ہیں۔ "میں نے روایاں دیکھا کہ میں ایک جگہ گھرا ہوں۔ مشرق کی طرف میرا منہ ہے کہ آسمان پر سے مجھے آواز آئی جیسے کہی جاتی ہے یا

پیشل کا کوئی شور ہوا اور اسے منکروں تو اس میں سے باریک کی زن کی آواز پیدا ہوتی ہے پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہ آواز پھیلنے اور بلند ہوتی شروع ہوتی پھیل نک کہ تمام تجربہ پھیل گئی۔ اس کے بعد میں کیا دیکھتا ہوں کہ وہ آواز تشکل ہو کر تصویر کا چرکھٹا بن گئی پھر اس جوتھنے میں حرکت پیدا ہوئی شروع ہوتی اور اس میں ایک نہایت ہی حسین اور خوبصورت وجود کی تصویر نظر آنے لگی تھوڑی دیر کے بعد وہ تصویر یعنی شروع ہوئی اور پھر یکدم اس میں سے کود کر ایک وجود میرے سامنے آ گیا اور کہنے لگا کہ میں خدا کا فرشتہ ہوں اور تجھے اللہ تعالیٰ نے تمہارے پاس اس لئے بھیجا ہے کہ میں تمہیں سورہ فاتحہ کی تفسیر سکھاؤں۔ میں نے کہا سکھاؤ وہ سکھاتا گیا اور سکھاتا گیا یہاں تک کہ جب وہ ایسا لے نعبہ و ایالہ۔ نعت حسین تک پہنچا تو کہنے لگا آج تک حضرت مغزین کرے ہیں ان سب سے پہلی تک تفسیر کی ہے لیکن میں تمہیں آئے ہی سکھانا چاہتا ہوں۔ میں نے کہا سکھاؤ وہ سکھاتا گیا پھر کہا یہاں تک کہ ساری سورہ فاتحہ کی تفسیر آئی ہے مجھے مکہ اسی۔ (الغزور ص ۸۵) تفسیر کبیر آیتہ کی تصنیف ہے۔ یہ تفسیر کیا ہے؟ عقائد و معارف قرآنی کا ایسا بحر ذخار اور ایک تفریح سے پایاں۔ ہر خاص اپنے ظرف کے مطابق اس بحر سے ذر بخور۔ حین اور نایاب میرے تلاش کر کے پالیا ہے یہ وہ علمی شاہکار ہے جس کے سامنے سابقہ تمام تفاسیر ماند پڑ گئی ہیں اور جس کی خوش بینی آج کے مخالف علماء تک بھی کرتے ہیں۔

ذکر کیا ہے؟ تجربہ ہے کہ غیر احمدی علماء اپنے ذرا بول میں اسی تفسیر کبیر سے استفادہ کرتے ہیں۔ اگر حضور کی دوسری سرکرہ الازاد تفسیر کبیر کا ذکر نہ کریں کیا جائے یہ تفسیر آپ کے بقائے دوام کے لئے کافی ہے علامہ نیاز خجوری مرحوم جو اپنے وقت میں برصغیر کے نادر ادیب اور مشہور زمانہ علامہ تھے جن کا تبحر علمی کسی اور کو خاطر میں نہیں لاتا تھا اور جن کے چراغ کے آگے کسی اور کا چراغ ان کی زندگی میں زلجی سکا اسی تفسیر کبیر کے بارے میں فرماتے ہیں۔

حضرت کی تفسیر کبیر علیہ صوم آجکل میرے سامنے ہے اور اس کو بڑی عمارت نگاہ سے دیکھ رہا ہوں اس میں شک نہیں کہ مطالعہ قرآن کا باکل نیاز اور تکرار آپ نے پیدا کیا ہے اور یہ تفسیر اپنی نوعیت کے لحاظ سے باکل پہلی تفسیر ہے جس میں عقل و نقل کو بڑے حسن سے ہم آہنگ دکھایا گیا ہے آپ کا تبحر علمی۔ آپ کی وسعت نظر آپ کی



غیر موعود فراموش آید۔ کاشحی استیصال اس کے ایک ایک لفظ سے نمایاں اور مجھے انہوں سے کہیں کیوں اس وقت تک اس سے بے خبر رہا کاش کہ میں اس کی تمام جلیوں دیکھ سکتا۔

(ملاحظتہ نیاز فتح پوری)

اختیار کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس تقریر کے بحران پیدا کرنے سے ایک نظر پیش ہے سورۃ النبا کی ایک آیت ان للمؤمنین ہذا آیت کی تفسیر میں آپ فرماتے ہیں "میں بنا چکا ہوں کہ بس سورۃ میں غلبہ اسلام کا بھی ذکر ہے اور قرآن کریم کے غلبہ کا بھی اسی میں ذکر ہے۔ پس اسی میں پیشگوئی کی گئی ہے کہ مومنوں کے لئے مکرات سے نجات حاصل کرنے کے سامان پیدا ہو جائیں گے اور ان کو ایسی جگہیں عنایت ہوں گی جو مقام نجات اور مقام کامیابی کہلانے کی مستحق ہوں گی۔ یہ پیشگوئی ایسے وقت کی گئی تھی جب مسلمانوں کے لئے کسی قسم کا خطرہ نہیں تھا۔ جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے کہ سورۃ مکی ہے اور مکی ہی ابتدائی زمانہ کی ہے اس وقت اسلام میں عرف دس بارہ آئی شامل تھے اور ان کو کفار کی طرف سے ایسی ہی تکالیف دیا جاتی تھیں جن کا اندازہ لگانا بھی مشکل ہے تاریخ سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ اسلام جو ابتدائی زمانہ میں مسلمان ہوئے تھے کفار کے ان کو تہمت پر عرب جیسے گرم علاقہ میں لٹا دیتے اور جب اس کے پیچھے بھی وہ اسلام سے بیزاروں کا اظہار کرتے تو پتے پتے پتھر ان کے سینے پر رکھ دیتے بلکہ بعض دفعہ آدی ان کے سینہ پر چڑھ جاتے اور پھر بعض کے پاؤں میں رسی باندھ کر انہیں لٹکی لٹکیوں میں گھسیٹا جاتا تھا وہاں عام طور پر پانچ شول کے اندر سے اپنے مکانات کو پکانے کے لئے دروازے کے آگے بڑے بڑے پتھر رکھ دیتے تھے جن کو گھسیٹتے ہیں تاکہ انہیں کسی وجہ سے دیواروں میں نہ لٹکیں اور کفار کے کی مادت تھی کہ وہ مسلمانوں کو جب دکھ دیتے تھے اور ان کی ٹانگوں میں رسی باندھ کر رکھ کر ان کی ٹانگوں میں گھسیٹتے تو ان سنگروں پر سے بھی گھسیٹتے چلے جاتے اور ان کے جسم ہولناں ہو جاتے۔۔۔۔۔ اس زمانہ میں جب مسلمان انتہائی تکلیف میں اپنی زندگی بسر کر رہے تھے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ان للمؤمنین ہذا آیت لاینبأ بکم اللہ ان تکرہوا ان کو مکرات سے ایک دن دو روز جائیں گے اور وہ تکلیف وہ باتیں جو آج پیدا ہو رہی ہیں وہ ان سب کو مٹا دے گا اور وہ جگہیں ان کو حاصل ہوں گی جہاں مکرات ان کے سر سے ہی نہ چھلیں گی جہاں کامیابی ان کے

پاؤں چومے گی اور جہاں آرام اور آسائش کے دروازے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کے لئے کھول دیے جائیں گے چنانچہ خدا نے سبتہ کو مفاخر بنایا مسلمان (ہاں ہجرت کر کے گئے اور اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے ہر قسم کے سامان راحت ہم پہنچائے۔ یہ سورۃ چونکہ ابتدائی مکی سورتوں میں سے ہے اس لئے ہجرت کی ہجرت سے بھی پہلے کی ہے ہجرت سے ہجرت سے ہجرت کے نصف میں ہوئی رکاب ان میں اور یہ سورۃ پہلے دو تین سال کی ہے پس ان اللہ المتقین صفات ان کے مطابق پہلا مقام فوراً جو مسلمانوں کے لئے ظاہر ہوا وہ جنت ہے۔ چنانچہ جنت میں خدا تعالیٰ کی نعمت اور اس کی تائید کا کیا زبردست نشان ظاہر ہوا۔ دشمن نے چاہا کہ جنت پہنچنے والے مسلمانوں کو جنت سے الٹا کرے اور انہیں اس ملک میں بھی آرام اور چین سے نہ رہنے دے مگر وہ خدا جس نے وعدہ کیا تھا کہ وہ متقینوں کو ہر قسم کی مکرات سے بچا کر الیہ تمام پر لے جائے گا جو ان کے آرام اور سکون کا موجب ہوگا اس نے کفار کو کھرا دیا اس کو شش میں ناکام کیا اور مسلمان اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق جنت میں نہایت آرام اور عزت کے ساتھ رہے۔۔۔۔۔ پھر دوسرا نظارہ اس کا دینہ میں نظر آیا کہ مسلمان وہاں گئے اور اللہ تعالیٰ نے دینہ کے لوگوں کو توجہ مسلمانوں کی طرف پھیری۔ ابتدا میں صرف چند لوگ مکہ میں حج کے لئے آئے تھے کفار بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر پہنچی اور وہ آپ پر ایمان لے آئے اور سب نے ایمان لیا اور لوگ دینہ کے حاجیوں میں سے ایمان لے آئے اور انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تیسرے سال ایک وفد ۵۲ آدمیوں پر مشتمل بھیجا جس نے یہ اقرار کیا کہ دینہ میں آپ پر اور آپ کے ساتھیوں پر توکل دشمنوں کو کھڑے گا تو ہم اس سے لڑیں گے اور آپ کی حفاظت کریں گے۔ چنانچہ اس جگہ کے مطابق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام نے شریف لے گئے (ابن ہشام)۔۔۔۔۔ پہلا مفاخر اللہ تعالیٰ نے سبتہ کو پایا اور دوسرا مفاخر دینہ کو پایا ابتدائی سالوں کی اسلامی تاریخ اسی آیت کی تشریح ہے جنت کا سفر اور دینہ کے ابتدائی ایام تاریخ سب کی سب انہوں نے اللہ متقین صفات والی پیشگوئی کے پورا ہونے کا ایک نہایت ہی روشن اور زبردست ثبوت ہے۔

دوسرے معنی انہوں نے اللہ متقین مفاخر کے یہ ہیں کہ متقینوں کو کم کامیاب دکھان کر کے یہ جسے بھی دینہ منورہ میں پورے ہوئے اور پھر سورۃ دینہ میں ہی بلکہ دینہ کے بعد سارا عرب اور پھر ساری وسطی دنیا اس پیشگوئی (باقی کام ملتا ہے)

نامزدہ مفاخر اسلامی جماعت احمدیہ کی سعی کو ان الفاظ میں مزاج تحسین پیش کرتے ہیں کہ:-

"جماعت احمدیہ کے افراد دینی اسلام کی جو خدمت سرانجام دے رہے ہیں ان میں تبلیغی لحاظ سے وہ ساری دنیا میں نوعیتہ حال کر چکے ہیں۔۔۔۔۔ ہر لوگ کے علاوہ کلمۃ الدینی کے لئے ہر قسم کے ممکن ذرائع اختیار کرتے ہیں اور ان کے بڑے بڑے کارناموں میں وہ سبوں میں ہیں جو انہوں نے امریکہ، آفریقہ اور یورپ کے مختلف شہروں میں بنائی ہیں۔۔۔۔۔ اس بات میں کوئی شک نہیں کہ اسلام کا درخشندہ مستقبل ان ہی سے وابستہ ہے۔"

(مشاہداتی فی سماء الشرق ص ۲۵-۲۴)

**غلبہ اسلام کے لئے اشاعت قرآن**

خدا تعالیٰ نے وجہ ہدایہ جہاں کبیرا ذکر غلبہ اسلام کے لئے قرآن مجید کا حامل کرنا اور اس کی اشاعت کو بہت دور قرار دیا ہے۔ اس عظیم کام کے لئے خدا تعالیٰ نے خود سیدنا حضرت مسیح خود کو نیا فرمایا اور قرآنی علوم ظاہری و باطنی سے آپ کو پُر کر دیا اس حقیقت کا اظہار کرتے ہوئے حضورؐ فرماتے ہیں:-

"آج دنیا کے پرے پرے کے گوشے اور کوئی شخص نہیں بت خدا کی طرف سے قرآن کا نام عطا فرمایا گیا ہے۔ خدا نے مجھے عظیم قرآن نازل کیا ہے اور اس زمانہ میں اس نے قرآن کو کمانے کے لئے بھی دنیا کا آستانہ اور ترقی ہے۔ خدا نے مجھے اس قرآن کے لئے کھڑا کیا ہے کہ میرے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآنی مجید کے نام کو دنیا کے کماؤں کو کھینچا جائے۔"

(تقریر غلبہ سالانہ ۱۹۸۱ء)

آپ نے تمام علماء کو بار بار معارف قرآن بیان کرنے اور اپنے بالمقابل پیچھے کرنا قرآن لکھنے کا چیلنج دیا چنانچہ آپ فرماتے ہیں:-

"میں نے بار بار دنیا کو چیلنج کیا ہے کہ حارثہ قرآن میرے مقابل میں کھڑا لکھیں کوئی مانور نہیں ہوں مگر کوئی اس کے لئے تیار نہیں ہوا۔"

(تبیخ حقیقی)

حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی تلقین میں علم و عرفان کے لئے دیا ہمارے کہ دنیا و نفع ہو گئی اور عملی طور پر عمل دینے اس بات

**سیدنا محمدوں امن غلبہ اسلام: لقیہ صفحہ ۱۳**

کا اقرار کر لیا کہ حضرت قرآن کا آپ کے ساتھ مقابلہ ان کے بس کی بات ہے چنانچہ بروی ظفر علی خان صاحب ایڈیٹر اخبار زمیندار نے ایک مخالف اہمیت کردہ کو مخاطب کر کے کہا کہ:-

"کان کھول کر سن لو تم اور تمہارے لگے بندے مرزا محمور کا مقابلہ قیامت تک نہیں کر سکتے۔ مرزا محمور کے پاس قرآن ہے اور قرآن کا علم ہے تمہارے پاس کیا رہتا ہے۔۔۔۔۔ تم نے کبھی خواب میں بھی قرآن نہیں پڑھا۔۔۔۔۔ مرزا محمور کے پاس تبلیغ ہے۔ مختلف علوم کے ماہر ہیں۔ دنیا کے ہر ملک میں اس نے سفیرا گارڈ رکھا ہے۔"

(ایک خوفناک سازش مکتبہ الخوفیہ کے وجود آنا بارگاہ تھا اور آپ کی روح اتنی پاکیزہ تھی کہ آپ کے ذریعہ دنیا میں کلام الہی کا شرف و مرتبہ بلند ہوا آپ کی ساری زندگی غلبہ اسلام کی مہم میں صرف ہوئی آپ کی تحریروں اور تقریروں نے مذہبی دنیا میں ایک عظیم نشان القاب برپا فرمایا۔ آپ نے قرآن اسلام کو دین محوی کے ذریعہ زور کر دیا اور اس کی قوت و شہ آئی یہاں تک کہ آپ کی یلغار سے شرک و کفر کا تختہ پلٹ گیا اور دہشت گردی کے وہ قلعے مسمار ہو گئے جو دنیا بھر میں اسلام کے خلاف تعمیر کیے گئے تھے۔"

سیدنا محمدؐ کی صداقت کا ایک نشان وہی کہ کس طرح یہ لوگ بافراہ ہوتے اور کس کس طرح انہوں نے کامیابیاں حاصل کیں ہر قوم جو ان کے مقابلہ میں آئی اسے شکست ہوئی اور طاقت جو مسلمانوں سے نکلتی رہ ذلیل ہوئی تبصرہ کر کے خزانے فتح ہوئے اور وہ مسلمانوں کو ملے دینہ منورہ ایک چھوٹی سی جگہ تھی۔ جہاں کفر میں بھی باامن رہنے کا کوئی سامان نہ تھا چنانچہ اس لئے مسلمان پورے مختلف معاہدات کرتے رہے مادہ ہنداری نہ کریں اور مسلمانوں کے ضعف کا موجب نہ بنیں مگر وہ چھوٹی سی جگہ ایک دن ساری دنیا کا مرکز بن گئی۔ اگر دینہ منورہ سے کوئی حکم نکلتا تو ساری دنیا کا سب اٹھتی تھی اور وہ سمجھتی تھی کہ اس حکم کا انکار نہیں کیا جاسکتا۔ پھر دینہ منورہ ہی وہ جگہ ہے جہاں ایک دن قیصر کسری کے خزانے آئے اور مسلمانوں میں تقسیم ہوئے۔"

(تقریر کبیر جلد ششم برپا مرام صفحہ اول)



### پیشگی موعودہ

جماعتیں ۲۰ تبلیغ (فروری) کو جلتے سے دعا کریں!

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدائے عزوجل کی طرف سے اطلاع پاکر ایک عظیم الشان پیشگفتی کے ذریعہ حضرت المصلح الموعودؑ کی پیدائش اور ان کے دنیا کے کاروں تک شہرت پانے اور ان کے تریخ نظیر اسلام کی بشارت دی گئی۔ پیشگوئی مصلح موعودؑ متعدد پہلوؤں پر مشتمل استقامت کی صداقت و عظمت ظاہر کرنے کے لئے ایک عظیم الشان نشان آسانی ہے۔

تمام جماعتیں ۲۰ فروری کو جلتے سے دعا کریں۔ پیشگوئی میں موعودؑ کو پس نظر اور جس کی تشریح و تفسیر و تفسیر پر دستملی پر دستملی کریں۔ اور پسوں کی مدد سے موعودؑ کے نظارت و دعا و تبلیغ قادیان میں ہو جائی تاکہ اخبار سیدنا میں پوروں کا شمسلاہ شائع کرایا جاسکے۔

ناظرین کو حق و سچ کا دیا

## مومن کو چاہیے کہ وہ اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی راہ میں دلاور ثابت کرے

(پیشگی موعودہ)

### کوکٹ پٹری سروس

نزد عاقبت سروس نظام مشاہی روڈ  
حیدرآباد - ۵۰۰۰۱

### معاذ اللہ! خدائے فقیہ اور رحم کے ساتھ

کراچی میں معیاری سونا کے بیجاری زیورات خریدتے اور ہوائے کے لئے تشریف لائیں!

## المروف پورٹرز

۱۶ - نور شید کلاٹھ مارکیٹ، حیدری، شمالی ناظم آباد  
کراچی - فون نمبر ۶۱۶۰۶۹

### کوہ پور ویلیج اینڈ ٹریڈنگ کمپنی

بھارت میں اعلیٰ قسم کی ریاستی بنائے واریٹ  
"دوست ہور ٹریڈ مارک"

AMBER NO. 2 DELUX QUALITY اور

پتہ: نمبر ۶۵۶-۸-۱۸ عید کی بازار حیدرآباد ۲۳

## احیاء کارندہ ہونامہ کے ایک نمبر

پیشگی موعودہ کی تصنیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام

پیشگی موعودہ کی تصنیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام

## نادر و نایاب کتابیں اور تصاویر

- ۱۔ نادر و نایاب کتابیں اور تصاویر ہمارے ہاں دستیاب ہیں خواہشمند اسباب مند وجہ ذیل پر تہہ پورہ غلط و کتابت نہ مائیں !!
- ۲۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مسرکہ الارادہ تصنیف اسدی اصول کی تلاشی کا ترجمہ اور تہہ ترجمہ۔
- ۳۔ حضرت مصلح موعود خلیفہ المسیح اثنی عشری رضی اللہ عنہ کی تصنیف "پیغام احمدیت" کا فارسی و گجراتی ترجمہ۔
- ۴۔ حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عوفی کی کتاب "بیات احمدیہ السلام" کی مکمل جلدیں اور مدارقہ اللہ ان کے متعلق لکھی گئی ہیں۔
- ۵۔ حضرت عبدالقادر جیلانی صاحب کی "تحریریں اور اردو نسخہ" کا مکمل سیٹ۔
- ۶۔ حضرت مولانا محمد رفیع صاحب کی "تحریریں اور اردو نسخہ" کا مکمل سیٹ۔
- ۷۔ حضرت مولانا محمد رفیع صاحب کی "تحریریں اور اردو نسخہ" کا مکمل سیٹ۔
- ۸۔ حضرت مولانا محمد رفیع صاحب کی "تحریریں اور اردو نسخہ" کا مکمل سیٹ۔
- ۹۔ حضرت مولانا محمد رفیع صاحب کی "تحریریں اور اردو نسخہ" کا مکمل سیٹ۔
- ۱۰۔ حضرت مولانا محمد رفیع صاحب کی "تحریریں اور اردو نسخہ" کا مکمل سیٹ۔

یوسف احمدی اور دیگر بزرگوں کی تصانیف اور اسلامی احادیث کی تصاویر

### آپ کی خدمت اور اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے

آپ کی خدمت اور اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے

آپ کی خدمت اور اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے

## AHMAD & CO.

268, ARLOT ROAD, MADRAS - 60. PHONE NO. 420381  
(STOCKIST OF) (DEALERS IN)

- SHALIMAR PAINTS
- ASIAN PAINTS
- GARWARE PAINTS AND SUPER SNOWCEM
- HARDWARES PIPE FITTINGS AND SANITARY WARES ECT.

### ہرگز نہیں اس مقدس ہمد کو ذرا بھی سحر سے

## کوکٹ پٹری سروس

کوکٹ پٹری سروس

کوکٹ پٹری سروس



اقص الله لكم الدين والارباب  
(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب ۱۔ ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لورچیت پور روڈ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

PH. 275475 } CALCUTTA - 700076  
RESI. 273903 }

الخياركم في القرآن  
ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے  
(الہام حضرت سید محمد عیسیٰ علیہ السلام)

THE JANTA

PHONE 25-9302

CARD BOARD BOX MFG. CO.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.  
CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.  
15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

چاہیے کہ تمہارے اعمال

تمہارے اعمال کی جگہ پر گواہی دیں  
(ملفوظات حضرت سید محمد عیسیٰ علیہ السلام)

منجانب: تیسپار روڈ کلکتہ !!

۳۹ تیسپار روڈ کلکتہ

میں وہی ہوں

جو وقت پر اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا  
(فتح اسلام) تصنیف حضرت اقدس سید محمد عیسیٰ علیہ السلام  
(پیشکش)

لیبرٹی بون مل  
نمبر ۵-۲-۱۸  
فلک ٹنک  
حیدرآباد ۵۰۰۲۵۳

محبت سب کے لئے  
نفرت کسی سے نہیں  
(حضرت علیؑ علیہ السلام)

(حضرت علیؑ علیہ السلام)

پیشکش: سن رائزر برپروڈکٹس ۲ تیسپار روڈ کلکتہ

SUNRISE RUBBER PRODUCTS.

2 - TOPPIA ROAD CALCUTTA-39.

"AUTOCENTRE" - تارکاپترہ ۱  
23-5222 } ٹیلیفون نمبر ۱  
23-1652 }

سہولت  
اور کم قیمت

۱۶- مینگولین کلکتہ - ۷۰۰۰۰۱  
ہندوستان موٹرز لیمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار  
برائے: ایمبیڈر • بیڈ فورڈ • ٹریگر  
SKF بال اور رولر سیٹس کے ڈسٹریبیوٹر  
ہر قسم کی ڈیزل اور پٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اہلی پرزہ جات دستیاب ہیں

AUTO TRADERS

16 - MANGOE LANE CALCUTTA - 700001.

پیم کار انڈسٹری

RAHIM  
COTTAGE INDUSTRIES  
17-A, RASOOL BUILDING,  
MOHAMEDAN CROSS LANE,  
MADANPURA  
BOMBAY - 400008.

ریگین، فوم، پڑے، جنس اور ویٹس سے تیار کیے  
بہترین معیاری اور پائیدار  
سوفٹ کس، برف کس، سکول بیگ  
ایریک، ہینڈ بیگ (زمانہ و مردانہ)  
ہینڈ پرس، مٹی پرس، پاسپورٹ کور  
اور بیلٹ کے  
میں نیک پیرس اینڈ آڈر سچلاؤز

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار، موٹر سائیکل، سکوترز کی خرید و فروخت اور تبادلہ  
کے لئے (ٹوو ونگس) کے خدمات حاصل فرمائیے

AUTOWINGS,

32, SECOND MAIN ROAD

C.I.T. COLONY

MADRAS - 600004.

PHONE NO. 76360.

ٹوو ونگس



# پندرہویں صدی ہجری غلبہ اسلام کی صدی ہے

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب سے:- احمدیہ مسلم مشن - ۲۰۵ نیو پارک سٹریٹ - کلکتہ ۷۰۰۰۱۷ - فونے نمبر:- ۲۳۴۱۷۱۷

## ارشاد نبوک

"الْحَيَاءُ مِنَ الْاِيْمَانِ"

ترجمہ:- حیا بھی ایمان کا ایک حصہ ہے۔ (سنن ابوداؤد)

محتاج کے عا:- یکے از اراکین جماعت احمدیہ ممبئی (مہاراشٹر)

## ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم:-

"میں شخص کے دل میں کچھ بھی تکبر ہوگا وہ جنت میں داخل نہیں ہو سکتا۔ (مسلم)

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام:-

"قیامت کے دن شرک کے بعد تکبر جیسی کوئی

بلا نہیں" (آئینہ کلمات اسلام صفحہ ۵۹)

پیشکش:-

محمد امان اختر - نیاز سلطانہ پارٹنرز

۲۲ - سیکنڈ مین روڈ

سی۔ آئی۔ ٹی۔ کالونی

مدیر اس - ۲۰۰۰۰۲

# ملائے موٹرس

## فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے

ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

ریڈیو، ٹی وی، بجلی کے پنکھوں اور سلائی مشینوں کی سیل اور سروس۔

(ڈرائی اینڈ فرش فروٹ کمیشن ایجنٹ)

عسکرام محمد اینڈ سنز - کاٹھ پورہ - یاری پورہ - کشمیر

## ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام

● بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ ان کی تکبر۔

● عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خود نمائی سے ان کی تذلیل۔

● امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے ان پر تکبر۔

(ارکشی نوح)

M. MOOSA RAZA SAHEB & SONS

NO. 6, ALBERT VICTOR ROAD

GRAM :- MOOSA RAZA } BANGALORE - 2.  
PHONE :- 60 5558.

حیدرآباد قلیے فون:- 42301

## ریلیٹڈ موٹر کاروں

کی اطمینان بخش، قابل بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

مسعود احمد رپریزنگ و کثاپ (آغا پورہ)

۲۸۷-۱-۱۶ سعید آباد - حیدرآباد (آندھرا پردیش)

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" (ملفوظات جلد ششم صفحہ ۳۱)

فون نمبر ۲۲۹۱۶ ٹیلیگرام - سٹار بون

## سٹار بون ایڈوکیٹرز محمدی

سپیکلائرز:- کرشنابون، بونیل، بون سینیس، ہارن ہنس وغیرہ۔!

(پتہ)

نمبر ۲/۲/۲۳۰ عقب کاچی گورڈریوے سٹیشن - حیدرآباد (آندھرا پردیش)

## اپنی غفلت گاہوں کو ذکرا الہی سے معمور کرو!!

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

# MIR®

CALCUTTA - 15.

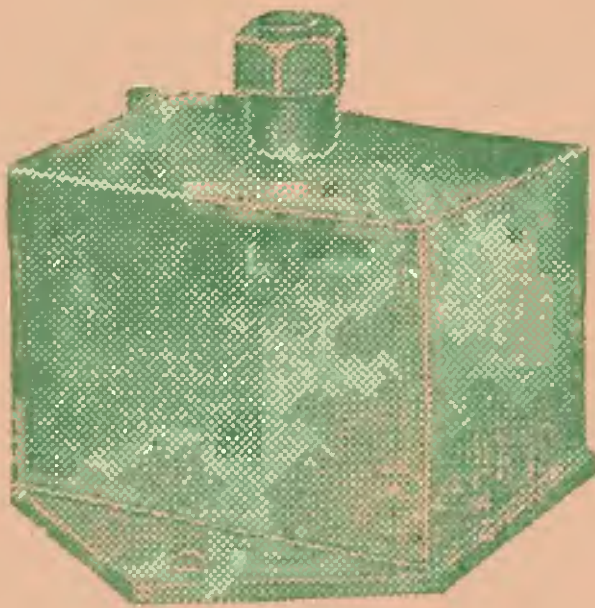
پیش کرتے ہیں:-

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ریمشیت، ہوائی چیل، ہیر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے



# BANI®

## موتور گاڑیوں کے ربر پارٹس



ESTABLISHED 1956

### AUTOMOTIVE RUBBER CO.

AUTOMOTIVE PARTS MANUFACTURERS

HEAD OFFICE : **BANI HOUSE** 56 TOPSIA ROAD (SOUTH)  
CALCUTTA 700 046 PHONE : 43-5206 43-5137

CITY SHOWROOM 5 SOOTERKIN STREET CALCUTTA 700072 PHONE : 23-1574 CABLE: **AUTOMOTIVE**

مالکان: بے ظفر احمد بانی، منظر احمد بانی، ناصر احمد بانی و محسود احمد بانی  
پسران: میان محمد یوسف صاحب بانی مرحوم و مسنفور